عَمَّ

30

رکوع: 02 | آیات: 40

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

قیامت کے بارے میں سوال کرنے والوں کو تنبیہ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ ⓵ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ ⓶ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ			
عَمَّ (1)	يَتَسَآءَلُوْنَ ⓵ (2)	عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ⓶ (3)	الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
کس چیز کے بارے میں	لوگ آپس میں سوال کر رہے ہیں	بڑی خبر سے متعلق	جس میں وہ
لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ ○ بڑی خبر کے متعلق ○ جس میں			

مُخْتَلِفُوْنَ ؕ ⓷ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ⓸ ثُمَّ كَلَّا				
مُخْتَلِفُوْنَ ⓷	كَلَّا	سَيَعْلَمُوْنَ ⓸	ثُمَّ	كَلَّا
اختلاف کرتے (ہیں)	خبردار	عنقریب وہ جان جائیں گے	پھر	خبردار
انہیں اختلاف ہے ○ خبردار! وہ جلد جان جائیں گے ○ پھر خبردار!				

کائنات میں قدرتِ الٰہی کے آثار

سَيَعْلَمُوْنَ ⓹ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ ⓺ وَّ				
سَيَعْلَمُوْنَ ⓹	اَلَمْ نَجْعَلِ	الْاَرْضَ	مِهٰدًا ⓺	وَّ
عنقریب وہ جان جائیں گے	کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	بچھونا	اور
وہ جلد جان جائیں گے ○ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ ○ اور				

1 ...... اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں، یہاں اس بات کے عظیم الشان ہونے کی وجہ سے اسے استفہام کے پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ 2 ...... جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کفارِ مکہ کو توحید کی دعوت اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآنِ کریم اُنہیں سنایا تو وہ گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیسا دین لائے ہیں؟ ان کی اس باہمی گفتگو کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ 3 ...... بڑی خبر سے مراد قرآن پاک ہے اور اس میں کفار کا اختلاف یہ تھا کہ کوئی قرآن پاک کو جادو، کوئی شعر، کوئی کہانت کہتا تھا۔ یا، بڑی خبر سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور

الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّ

وَّ	اَزْوَاجًا ۝۸	خَلَقْنٰكُمْ	وَّ	اَوْتَادًا ۝۷	الْجِبَالَ
اور	جوڑے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اور	میخیں	پہاڑوں (کو)

پہاڑوں کو میخیں ○ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا ○ اور

جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ

الَّيْلَ	جَعَلْنَا	وَّ	سُبَاتًا ۝۹	نَوْمَكُمْ	جَعَلْنَا
رات (کو)	ہم نے بنایا	اور	سکون وراحت	تمہاری نیند (کو)	بنایا

تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا ○ اور رات کو ڈھانپ دینے والی

لِبَاسًا ۝۱۰ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّ بَنَيْنَا

بَنَيْنَا	وَّ	مَعَاشًا ۝۱۱	النَّهَارَ	جَعَلْنَا	وَّ	لِبَاسًا ۝۱۰
ہم نے بنائے	اور	روزی کمانے کا وقت	دن (کو)	بنایا	اور	چھپا دینے والی

بنایا ○ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ○ اور تمہارے اوپر

فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳

سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳	جَعَلْنَا	وَّ	سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲	فَوْقَكُمْ
ایک نہایت چمکتا چراغ (یعنی سورج)	بنایا	اور	سات مضبوط (آسمان)	تمہارے اوپر

سات مضبوط آسمان بنائے ○ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا ○

وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ

لِّنُخْرِجَ	مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴	مِنَ الْمُعْصِرٰتِ	اَنْزَلْنَا	وَّ
تاکہ ہم نکالیں	زوردار پانی	نچوڑنے والیوں (یعنی بدلیوں) سے	ہم نے اتارا	اور

اور بدلیوں سے زوردار پانی اتارا ○ تاکہ اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ کا دین مراد ہے اور اس میں اختلاف یوں تھا کہ کوئی کافر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جادوگر، کوئی شاعر اور کوئی کاہن کہتا تھا۔

قیامت کا وقت اور ہولناک مناظر

بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ

اِنَّ	جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾	وَّ	نَبَاتًا ﴿۱۵﴾	وَّ	حَبًّا	بِهٖ
بیشک	گھنے باغات	اور	سبزہ	اور	اناج	اس کے ذریعے

ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں ○ اور گھنے باغات ○ بیشک

يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

فِي الصُّوْرِ [1]	يُنْفَخُ	يَّوْمَ	مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾	كَانَ	يَوْمَ الْفَصْلِ
صور میں	پھونک ماری جائے گی	(جس) دن	ایک مقرر وقت	ہے	فیصلے کا دن

فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے ○ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾

اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾	فَكَانَتْ	السَّمَآءُ	فُتِحَتِ	وَّ	اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾	فَتَاْتُوْنَ
دروازے	تو وہ ہو جائے گا	آسمان	کھول دیا جائے گا	اور	فوج در فوج	تو تم چلے آؤ گے

تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے ○ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا ○

وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

سَرَابًا ﴿۲۰﴾	فَكَانَتْ	الْجِبَالُ	سُيِّرَتِ	وَّ
دور سے پانی کا دھوکا دینے والی باریک چمکتی ریت (کی طرح)	تو وہ ہو جائیں گے	پہاڑ	چلائے جائیں گے	اور

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے ○

باغیوں اور سرکشوں کا انجام اور اس کا سبب

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

مَاٰبًا ﴿۲۲﴾	لِّلطّٰغِيْنَ	مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ [2]	كَانَتْ	جَهَنَّمَ	اِنَّ
ٹھکانہ (ہے)	سرکشوں کے لئے	تاک (میں)	ہے	جہنم	بیشک

بیشک جہنم تاک میں ہے ○ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے ○

1 ...... یہاں دوسری بار صور میں پھونک مارے جانے کا ذکر ہے۔

2 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کیے ہیں (1) جہنم کافروں کی منتظر اور ان کی طلبگار ہے۔ (2) جہنم کے فرشتے کفار کے انتظار میں ہیں۔ (3) جہنم ایک گزرگاہ ہے اور کوئی بھی اس پر سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔

لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ۚ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا

بَرْدًا[1]	فِیْهَا	لَا یَذُوْقُوْنَ	اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾	فِیْهَاۤ	لّٰبِثِیْنَ
ٹھنڈک	اس میں	وہ نہیں چکھیں گے	مدتوں	اس میں	رہنے والے (ہوں گے)

اس میں مدتوں رہیں گے ○ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے

وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ۙ اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ۙ جَزَآءً

جَزَآءً	غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾	وَّ	حَمِیْمًا	اِلَّا	شَرَابًا ﴿۲۴﴾	لَا	وَّ
بدلہ (ہوگا)	دوزخیوں کی پیپ	اور	کھولتا پانی	مگر	کوئی پینے کی چیز	نہ	اور

اور نہ کچھ پینے کو ○ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ ○ برابر

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ۙ وَّ

وَّ	حِسَابًا ﴿۲۷﴾	كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ	اِنَّهُمْ	وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾[2]
اور	حساب ہونے (کا)	امید (یا) خوف نہیں رکھتے تھے	بیشک وہ	(ان کے عمل کے) مطابق

بدلہ ہوگا ○ بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے ○ اور

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ

اَحْصَیْنٰهُ	كُلَّ شَیْءٍ	وَ	كِذَّابًا ﴿۲۸﴾	بِاٰیٰتِنَا	كَذَّبُوْا
ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے	ہر چیز	اور	بہت جھٹلانا	ہماری آیتوں کو	انہوں نے جھٹلایا

انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا ○ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ۙ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ؑ اِنَّ

اِنَّ	عَذَابًا ﴿۳۰﴾	اِلَّا	فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ	فَذُوْقُوْا	كِتٰبًا ﴿۲۹﴾
بیشک	عذاب (میں)	مگر	پس ہم زیادہ نہیں کریں گے تمہیں	تو تم چکھو	لکھ (کر)

شمار کر رکھی ہے ○ تو اب چکھو تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے ○ بیشک

متقین کا صلہ اور صفاتِ باری تعالیٰ

ع

1 ...... سرکش لوگ جہنم میں کسی طرح کی ایسی ٹھنڈک محسوس نہ کریں گے جس سے انہیں راحت نصیب ہو اور جہنم کی گرمی سے سکون ملے اور نہ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور جہنمیوں کی پیپ کے علاوہ انہیں کچھ پینے کو ملے گا۔

2 ...... یعنی جیسے عمل ہوں گے ویسی جزا ملے گی اور چونکہ کفر سے بدترین کوئی جرم نہیں ہے اس لئے سب سے سخت عذاب بھی کفار کو ہوگا۔

لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ

كَوَاعِبَ	وَّ	اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾	وَ	حَدَآئِقَ	مَفَازًا ﴿۳۱﴾ (1)	لِلْمُتَّقِيْنَ
اٹھتے جوبن والیاں	اور	انگور (ہیں)	اور	باغات	کامیابی کی جگہ (ہے)	ڈرنے والوں کے لئے

ڈر والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے ○ باغات اور انگور ہیں ○ اور اٹھتے جوبن والیاں

اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ

وَّ	لَغْوًا	فِيْهَا	لَا يَسْمَعُوْنَ	كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾	وَّ	اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾
اور	کوئی بیہودہ بات	اس (جنت) میں	وہ نہیں سنیں گے	چھلکتا جام (ہے)	اور	ایک عمر (کی بیویاں ہیں)

جو ایک عمر کی ہیں ○ اور چھلکتا جام ہے ○ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور

لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾	مِّنْ رَّبِّكَ	جَزَآءً	كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾	لَا
نہایت کافی عطا	تمہارے رب کی طرف سے	(یہ) بدلہ (ہے)	ایک دوسرے کو جھٹلانا	نہ

نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا ○ (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا ○

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ

الرَّحْمٰنِ	بَيْنَهُمَا	مَا	وَ	رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
نہایت رحم فرمانے والا (ہے)	ان دونوں کے درمیان (ہے)	جو کچھ	اور	آسمانوں اور زمین کا رب

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے،

روزِ قیامت عظمت و جلالِ الٰہی کا حال

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ

وَ	الرُّوْحُ	يَقُوْمُ	يَوْمَ	خِطَابًا ﴿۳۷﴾ (2)	مِنْهُ	لَا يَمْلِكُوْنَ
اور	جبریل	کھڑا ہوگا	(جس) دن	بات کرنے (کا)	اس سے	لوگ اختیار نہ رکھیں گے

لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے ○ جس دن جبریل اور سب فرشتے

1 ...... اصل کامیاب وہ نہیں جو دنیا میں کامیابی پالے بلکہ حقیقی کامیاب وہ ہے جو قیامت کے دن جنت حاصل کرلے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کرے جس سے دنیا میں بھی سرخرو ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت اور اس کی اَبدی نعمتیں حاصل کرلے۔ 2 ...... قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ کے جلال اور خوف کی وجہ سے اس سے مصیبت دور کرنے اور عذاب اٹھا دینے کی بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے، البتہ جسے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے کلام کرنے یا شفاعت کرنے کی اجازت دی ہو اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو اور اُسی کے مطابق عمل کیا ہو تو وہ بارگاہِ الٰہی میں کلام کر سکے گا۔

الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّا ﯾ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

مَنْ اَذِنَ لَهُ	اِلَّا	لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ	صَفًّا	الْمَلٰٓىٕكَةُ
(وہی) جس کو اجازت دی	مگر	لوگ کلام نہ کرسکیں گے	صف بنائے ہوئے	فرشتے

صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

فَمَنْ	الْیَوْمُ الْحَقُّ	ذٰلِكَ	صَوَابًا ﴿۳۸﴾ (1)	قَالَ	وَ	الرَّحْمٰنُ
توجو	سچا دن (ہے)	وہ	ٹھیک بات	اس نے کہی	اور	رحمٰن (نے)

اجازت دی ہو اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو ○ وہ سچا دن ہے، اب جو

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ

اَنْذَرْنٰكُمْ	اِنَّاۤ	مَاٰبًا ﴿۳۹﴾	اِلٰى رَبِّهٖ	اتَّخَذَ	شَآءَ
ہم ڈرا چکے تمہیں	بیشک	راستہ	اپنے رب کی طرف	بنالے	چاہے

چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے ○ بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے

عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

قَدَّمَتْ	مَا	الْمَرْءُ	یَنْظُرُ	یَّوْمَ	عَذَابًا قَرِیْبًا (2)
آگے بھیجا	جو کچھ	آدمی	دیکھے گا	(جس) دن	نزدیک آنے والے عذاب (سے)

ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے

یَدٰهُ وَ یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

تُرٰبًا ﴿۴۰﴾	كُنْتُ	یٰلَیْتَنِیْ	الْكٰفِرُ	یَقُوْلُ	وَ	یَدٰهُ
مٹی	میں ہوجاتا	اے کاش	کافر	کہے گا	اور	اس کے ہاتھوں (نے)

آگے بھیجا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہوجاتا ○

قیامت کی حقانیت اور کفار کی اس دن کی حسرت

ع ۲ / ۲

(1) بعض مفسرین کے نزدیک ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مراد ہے۔

(2) قریب آئے ہوئے عذاب سے مراد روزِ قیامت کا عذاب ہے اور اس کا آنا چونکہ یقینی اور حتمی ہے اس لئے یہ گویا کہ قریب ہے۔

آیات:46 — رکوع:02

سُوْرَةُ النّٰزِعٰت مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾

وَالنّٰزِعٰتِ (1)	غَرْقًا ﴿۱﴾	وَّالنّٰشِطٰتِ (2)	نَشْطًا ﴿۲﴾
کھینچنے والوں کی قسم	سختی سے کھینچنا	اور نرمی سے بند کھولنے والوں (کی)	نرمی سے بند کھولنا

سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم ○ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی ○

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾

وَّالسّٰبِحٰتِ	سَبْحًا ﴿۳﴾	فَالسّٰبِقٰتِ (3)	سَبْقًا ﴿۴﴾
اور آسانی سے تیرنے والوں (کی)	آسانی سے تیرنا	پھر آگے بڑھنے والوں (کی)	آگے بڑھنا

اور آسانی سے تیرنے والوں کی ○ پھر آگے بڑھنے والوں کی ○

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ (4)	یَوْمَ	تَرْجُفُ
پھر کام کی تدبیر کرنے والوں (کی، اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)	(جس) دن	تھرتھرائے گی

پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی) ○ جس دن تھرتھرانے والی

مختلف قسموں کے ساتھ قیامت کے مناظر کا بیان

وقف لازم

(1)...... یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو کافروں کے جسموں سے ان کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔ (2)...... یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں۔ (3)...... یعنی ان فرشتوں کی قسم جن کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی اس خدمت پر جلد پہنچتے ہیں جس پر وہ مقرر ہیں۔ (4)...... اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اسی کے حکم سے ہو جائے، لیکن قانون یہ ہے کہ کام وسیلے کے ذریعے ہو کیونکہ دنیا کا ہر کام کائنات کا نظام چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔

الرَّاجِفَةُ ۟ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۟ؕ قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۟ۙ

وَّاجِفَةٌ ⑧	یَّوْمَىٕذٍ	قُلُوْبٌ	الرَّادِفَةُ ⑦ (2)	تَتْبَعُهَا	الرَّاجِفَةُ ⑥ (1)
لرز رہے (ہوں گے)	اس دن	دل	پیچھے آنے والی	پیچھے آئے گی اس کے	تھرتھرانے والی

تھرتھرائے گی ○ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ○ دل اس دن خوفزدہ ہوں گے ○

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۟ۘ یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ

لَمَرْدُوْدُوْنَ	ءَاِنَّا	یَقُوْلُوْنَ	خَاشِعَةٌ ⑨	اَبْصَارُهَا
ضرور لوٹائے جائیں گے	کیا بیشک ہم	کافر کہتے ہیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ان کی آنکھیں

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ○ کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر الٹے پاؤں

فِی الْحَافِرَةِ ۟ؕ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۟ؕ قَالُوْا

قَالُوْا	عِظَامًا نَّخِرَةً ⑪	كُنَّا	ءَاِذَا	فِی الْحَافِرَةِ ⑩
انہوں نے کہا	گلی ہوئی ہڈیاں	ہم ہوجائیں گے	کیا جب	پہلی حالت میں

پلٹیں گے ○ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہوجائیں گے ؟ ○ کہنے لگے:

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۟ۘ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۟ۙ فَاِذَا

فَاِذَا	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ⑬ (3)	فَاِنَّمَا هِیَ	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ⑫	اِذًا	تِلْكَ
تو اسی وقت	ایک جھڑکنا (ہی ہے)	تو وہ صرف	نقصان کا پلٹنا (ہے)	اس وقت	یہ (پلٹنا)

جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے ○ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے ○ تو فوراً

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۟ؕ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ۟ۘ اِذْ

اِذْ	حَدِیْثُ مُوْسٰی ⑮	اَتٰىكَ	هَلْ	بِالسَّاهِرَةِ ⑭	هُمْ
جب	موسیٰ کی خبر	تمہارے پاس آئی	کیا	کھلے میدان میں (ہوں گے)	وہ

وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ○ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ○ جب

قیامت کی زندگی پر کفار کی حیرت اور انہیں جواب

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے متعدد واقعات

(1)......اس سے مراد صور میں ماری جانے والی پہلی پھونک کا وقت ہے، جس دن یہ پھونک ماری جائے گی اس دن زمین اور پہاڑ شدید حرکت کرنے لگیں گے، انتہائی سخت زلزلہ آجائے گا اور تمام مخلوق مرجائے گی۔

(2)......اس سے مراد صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک ہے۔اس پھونک کے بعد ہر چیز حکمِ الٰہی سے زندہ ہوجائے گی۔

(3)......یعنی صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک صرف ایک ہولناک آواز ہوگی۔

نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ ج اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

نَادٰىهُ	رَبُّهٗ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ [1]	اِذْهَبْ	اِلٰى فِرْعَوْنَ
ندا فرمائی اسے	اس کے رب (نے)	پاک وادی طوٰی میں	(فرمایا کہ) تو جا	فرعون کی طرف

اسے اس کے رب نے پاک جنگل طوٰی میں ندا فرمائی ○ (فرمایا) کہ فرعون کے پاس جا،

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ صلے فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ

اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿١٧﴾	فَقُلْ	هَلْ	لَّكَ	اِلٰۤى	اَنْ
بیشک وہ	سرکش ہوچکا	پس تو کہہ (اس سے)	کیا	تجھے (رغبت ہے)	(اس بات) کی طرف	کہ

بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ

تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ لا وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ ج فَاَرٰىهُ

تَزَكّٰى ﴿١٨﴾	وَ	اَهْدِيَكَ	اِلٰى رَبِّكَ	فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾	فَاَرٰىهُ
تو پاکیزہ ہوجائے	اور	میں رہنمائی کروں تیری	تیرے رب کی طرف	تو تو ڈرے	پھر موسیٰ نے دکھائی اسے

تو پاکیزہ ہوجائے ؟○ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے ○ پھر موسیٰ نے اسے

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ صلے فَكَذَّبَ وَ عَصٰى ﴿٢١﴾ صلے ثُمَّ اَدْبَرَ

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ [2]	فَكَذَّبَ	وَ	عَصٰى ﴿٢١﴾	ثُمَّ	اَدْبَرَ
بہت بڑی نشانی	تو اس نے جھٹلایا	اور	نافرمانی کی	پھر	اس نے پیٹھ پھیر دی

بہت بڑی نشانی دکھائی ○ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ○ پھر اس نے (مقابلے کی)

يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ صلے فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ صلے فَقَالَ اَنَا

يَسْعٰى ﴿٢٢﴾	فَحَشَرَ	فَنَادٰى ﴿٢٣﴾	فَقَالَ	اَنَا
(مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے	تو اس نے جمع کیا (لوگوں کو)	پھر پکارا	پھر بولا	میں

کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی ○ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا ○ پھر بولا: میں

1 ...... یہ جنگل ملکِ شام میں طور پہاڑ کے قریب واقع ہے۔

2 ...... بڑی نشانی سے عصا کے سانپ بن جانے یا ہاتھ روشن ہونے کا معجزہ مراد ہے۔

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﳮ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﳯ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

فِیْ ذٰلِكَ	اِنَّ	نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﳯ	اللّٰهُ	فَاَخَذَهُ	رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﳮ
اس میں	بیشک	دنیا اور آخرت کے عذاب (میں)	اللہ (نے)	تو پکڑ لیا اسے	تمہارا سب سے اعلیٰ رب (ہوں)

تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں ○ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ○ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﳰ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ

اَمِ	خَلْقًا	اَشَدُّ	ءَاَنْتُمْ	یَّخْشٰى ﳰ	لِّمَنْ	لَعِبْرَةً
یا	بنانے (میں)	زیادہ مشکل (ہو)	کیا (تمہارے نزدیک) تم	ڈرتا ہے	(اس) کیلئے جو	ضرور عبرت (ہے)

ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے ○ کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا

السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﳱ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﳲ وَ اَغْطَشَ

اَغْطَشَ	وَ	فَسَوّٰىهَا ﳲ	سَمْكَهَا	رَفَعَ	بَنٰىهَا ﳱ	السَّمَآءُ
تاریک کیا	اور	پھر ٹھیک کیا اسے	اس کی چھت	اونچی کی	اللہ نے بنایا اسے	آسمان

آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا ○ اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا ○ اور اس کی رات کو

لَیْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﳳ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ

بَعْدَ ذٰلِكَ	الْاَرْضَ	وَ	ضُحٰىهَا ﳳ	اَخْرَجَ	وَ	لَیْلَهَا
اس کے بعد	زمین (کو)	اور	اس کے دن کی روشنی (کو)	ظاہر کیا	اور	اس کی رات (کو)

تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا ○ اور اس کے بعد زمین

دَحٰىهَا ﳴ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﳵ وَ الْجِبَالَ

الْجِبَالَ	وَ	مَرْعٰىهَا ﳵ	وَ	مَآءَهَا	مِنْهَا	اَخْرَجَ	دَحٰىهَا ﳴ (1)
پہاڑوں (کو)	اور	اس کا چارہ	اور	اس کا پانی	اس سے	نکالا	اس نے پھیلایا اسے

پھیلائی ○ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ○ اور پہاڑوں کو

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کے دلائل

ع ۲ / ۲۶

(1)...... زمین آسمان سے پہلے پیدا فرمادی گئی تھی لیکن اسے پھیلایا آسمانوں کی تخلیق کے بعد گیا تھا۔

روزِ قیامت انسان اپنے اعمال یاد کرے گا

اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا

فَاِذَا	لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾	وَ	لَّكُمْ	مَتَاعًا	اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾
پھر جب	تمہارے چوپایوں کے	اور	تمہارے	فائدے (کے لئے)	اس نے جمادیا انہیں

جمایا○ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ○ پھر جب

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا

مَا	الْاِنْسَانُ	يَتَذَكَّرُ	يَوْمَ	الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾	الطَّآمَّةُ	جَآءَتِ
جو	آدمی	یاد کرے گا	(اس) دن	سب سے بڑی	عام مصیبت	آئے گی

وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی ○ اس دن آدمی یاد کرے گا جو

روزِ قیامت جہنم کا ظہور

سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾

يَّرٰى ﴿۳۶﴾	لِمَنْ	الْجَحِيْمُ	بُرِّزَتِ	وَ	سَعٰى ﴿۳۵﴾ [2]
دیکھتا ہوگا	(اس) کے لئے جو	جہنم	ظاہر کردی جائے گی	اور	اس نے کوشش کی

اس نے کوشش کی تھی ○ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کردی جائے گی ○

سرکش اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے کا انجام

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ

الْجَحِيْمَ	فَاِنَّ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾	اٰثَرَ	وَ	طَغٰى ﴿۳۷﴾	مَنْ	فَاَمَّا
جہنم	تو بیشک	دنیا کی زندگی (کو)	ترجیح دی	اور	سرکشی کی	جس نے	تو بہر حال

تو بہر حال وہ جس نے سرکشی کی ○ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ○ تو بیشک جہنم ہی

اللہ سے ڈرنے اور نفس کو خواہش سے روکنے والے کا صلہ

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ

وَ	مَقَامَ رَبِّهٖ	خَافَ	مَنْ	اَمَّا	وَ	الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾	هِيَ
اور	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	ڈرا	جو	بہر حال	اور	(اس کا) ٹھکانہ (ہے)	وہی

(اس کا) ٹھکانہ ہے ○ اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور

1 ......سب سے بڑی مصیبت سے مراد دوسری بار صور میں پھونک مارنا، یا قیامت، یا وہ گھڑی مراد ہے جب اہلِ جنت کو جنت کی طرف اور اہلِ جہنم کو جہنم کی جانب چلایا جائے گا تو یہ گھڑی کفار کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہوگی۔

2 ......بندہ انتہائی غفلت یا طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے اپنے اعمال بھول چکا ہوگا اور جب وہ قیامت کے دن انہیں اپنے اعمال نامہ میں لکھا ہوا دیکھے گا تو اسے سب کیا دھرا یاد آجائے گا۔

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾

الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾	هِیَ	الْجَنَّةَ	فَاِنَّ	عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾	النَّفْسَ	نَهَى
ٹھکانہ (ہے)	وہی	جنت	تو بیشک	خواہش سے	نفس (کو)	اس نے روکا

نفس کو خواہش سے روکا ○ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے ○

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ فِیْمَ

فِیْمَ	مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾	اَیَّانَ	عَنِ السَّاعَةِ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ
کس چیز میں (یعنی کیا تعلق)	اس کا قائم ہونا	کب (ہوگا)	قیامت کے بارے	وہ پوچھتے ہیں تم سے

تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے ○ تمہارا

اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾	اِلٰى رَبِّكَ	مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ (1)	اَنْتَ
تم تو صرف	اس کی انتہا (ہے)	تمہارے رب ہی تک	اس کے بیان سے	تمہارا

اس کے بیان سے کیا تعلق ؟ ○ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے ○ تم تو فقط

مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا

یَرَوْنَهَا	یَوْمَ	كَاَنَّهُمْ	یَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾	مَنْ	مُنْذِرُ
دیکھیں گے اسے	(جس) دن	گویا کہ وہ	ڈرتا ہے اس (قیامت) سے	(اسے) جو	ڈرانے والے (ہو)

اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے ○ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے

لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾	اَوْ	عَشِیَّةً	اِلَّا	لَمْ یَلْبَثُوْۤا
اس کے دن چڑھے کے وقت (برابر)	یا	ایک شام	مگر	(تو سمجھیں گے کہ دنیا میں) وہ نہ ٹھہرے تھے

(تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے ○

قیامت کے بارے میں سوال کا جواب

(1)...... یہ آیتِ مبارکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں جو بیان ہوا یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم نہیں دیا تھا، بعد میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کا علم دے دیا گیا تھا، جیسا کہ کثیر احادیث سے ثابت ہے، رہا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کچھ چیزوں کی غیبی معلومات نہ بتانا تو یہ بھی اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو غیب کا علم نہیں تھا کیونکہ علم ہونے کے باوجود آپ کو کچھ باتیں چھپانے کا حکم تھا۔

آیات:42 | رکوع:01

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤی ۙ﴿۱﴾ اَنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی ؕ﴿۲﴾

عَبَسَ [1]	وَ	تَوَلّٰۤی ﴿۱﴾	اَنۡ	جَآءَہُ	الۡاَعۡمٰی ﴿۲﴾ [2]
اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ پھیرا	(اس بات پر) کہ	آیا اس کے پاس	نابینا

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ○ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا ○

وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰۤی ۙ﴿۳﴾ اَوۡ یَذَّکَّرُ

وَ	مَا یُدۡرِیۡکَ	لَعَلَّہٗ	یَزَّکّٰۤی ﴿۳﴾	اَوۡ	یَذَّکَّرُ
اور	تم کیا جانو	شاید وہ (نابینا)	پاکیزہ ہو جائے	یا	وہ نصیحت حاصل کرے

اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے ○ یا نصیحت حاصل کرے

فَتَنۡفَعَہُ الذِّکۡرٰی ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۵﴾ فَاَنۡتَ

فَتَنۡفَعَہُ	الذِّکۡرٰی ﴿۴﴾	اَمَّا	مَنِ	اسۡتَغۡنٰی ﴿۵﴾	فَاَنۡتَ
تو فائدہ دے اسے	نصیحت	بہر حال	وہ شخص جو	بے پرواہوا	تو تم

تو نصیحت اسے فائدہ دے ○ بہر حال وہ شخص جو بے پرواہنا ○ تو تم

تبلیغ سے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت

1 ...... اس سورت کی ابتدائی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت اور اپنی بارگاہ میں ان کی محبوبیت کا ایک پہلو بیان فرمایا ہے کہ جب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اجتہاد سے ایک کام کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کام پر فوقیت دی اور دوسرے کام کی طرف توجہ نہ فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لطیف انداز میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت فرمائی۔

2 ...... یہ نابینا حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور یہاں نابینا کہنے سے ان کی معذوری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

لَهٗ تَصَدّٰى ؕ﴿۶﴾ وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ﴿۷﴾

اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾	عَلَيْكَ	مَا	وَ	تَصَدّٰى ﴿۶﴾	لَهٗ
کہ وہ (کافر) پاکیزگی حاصل نہ کرے	تم پر (کوئی الزام)	نہیں	اور	پیچھے پڑتے ہو	اس کے

اس کے پیچھے پڑتے ہو ○ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو ○

وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿۸﴾ وَ هُوَ يَخْشٰى ۙ﴿۹﴾

يَخْشٰى ﴿۹﴾	هُوَ	وَ	يَسْعٰى ﴿۸﴾	جَآءَكَ	مَنْ	اَمَّا	وَ
ڈر رہا ہے	وہ	اور	دوڑتا ہوا	آیا تمہارے پاس	وہ شخص جو	بہرحال	اور

اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا ○ اور وہ ڈر رہا ہے ○

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا

اِنَّهَا	كَلَّاۤ	تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾	عَنْهُ	فَاَنْتَ
بیشک یہ (آیتیں)	ایسے نہیں (کریں)	بے پروائی کرتے ہو	اس سے	تو تم

تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو ○ ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں

تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ﴿۱۲﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۳﴾

فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾	ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ (1)	شَآءَ	فَمَنْ	تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾
(وہ) عزت والے صحیفوں میں (ہے)	یاد کرے اس (قرآن) کو	چاہے	تو جو	نصیحت (ہیں)

نصیحت ہیں ○ تو جو چاہے اسے یاد کرے ○ ان عزت والے صحیفوں میں ○

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِیْ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ

كِرَامٍ	بِاَيْدِیْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾	مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾	مَّرْفُوْعَةٍ
(جو) معزز	(ان) لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)	پاکی والے (ہیں)	(جو) بلندی والے

جو بلندی والے پاکی والے ہیں ○ ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے) ○ جو معزز

وقف لازم

معرفت قرآن

(1)...... قرآن پاک حفظ کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیث پاک میں ہے "اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لئے دگنا ثواب ہے۔ (بخاری، ۳/۳۷۳، الحدیث: ۴۹۳۷) لہٰذا جس سے قرآنِ مجید حفظ کرنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا ممکن ہو تو اسے حفظِ قرآن کی سعادت ضرور حاصل کرنی چاہئے۔

انسان کی ناشکری کا بیان

بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ؕ﴿۱۷﴾

مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾	الْاِنْسَانُ (1)	قُتِلَ	بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾
کتنا ناشکرا ہے وہ	آدمی	مارا جائے	نیکی والے (ہیں)

نیکی والے ہیں ○ آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ ○

انسان کی پیدائش، موت اور دوبارہ زندگی کی طرف اشارہ

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ؕ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ

خَلَقَهٗ	مِنْ نُّطْفَةٍ	خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾	مِنْ اَیِّ شَیْءٍ
اس نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے	اللہ نے پیدا کیا اسے	کس چیز سے

اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ○ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا،

فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ (2)	السَّبِیْلَ	ثُمَّ	فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾
پھر	آسان کر دیا اسے	راستہ	پھر	پھر طرح طرح کی حالتوں میں رکھا اسے

پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا ○ پھر راستہ آسان کر دیا اسے ○ پھر

اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ﴿۲۲﴾

اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾	شَآءَ	اِذَا	ثُمَّ	فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾	اَمَاتَهٗ
باہر نکالے گا اسے	وہ چاہے گا	جب	پھر	پھر قبر میں رکھوایا اسے	موت دی اسے

اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا ○ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا ○

انسان کو اسباب و سامانِ زندگی کی یاددہانی

كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ؕ﴿۲۳﴾ فَلْیَنْظُرِ

فَلْیَنْظُرِ	اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ (3)	مَاۤ	لَمَّا یَقْضِ	كَلَّا
تو چاہئے کہ دیکھے	اللہ نے حکم دیا اسے	جو	اب تک نہ پورا کیا	یقیناً

یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا ○ تو آدمی کو چاہیے

1 ...... یہاں آدمی سے کافر شخص مراد ہے اور ہر کافر اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے انتہا احسانات کے باوجود اس کے ساتھ کفر کر کے ناشکری کرتا ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اس کیلئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کر دیا۔

3 ...... یعنی کافر انسان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ تکبر اور کفر نہ کرے یونہی توحید، مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے پر قائم نہ رہے، لیکن اس نے اب تک حکمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے نہ ایمان قبول کیا ہے اور نہ ہی اپنے تکبر سے باز آیا ہے۔

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	صَبًّا ﴿۲۵﴾	الْمَآءَ	صَبَبْنَا	اَنَّا	اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾	الْاِنْسَانُ
پھر	خوب برسانا	پانی	ہم نے برسایا	بیشک	اپنے کھانے کی طرف	آدمی

اپنے کھانوں کو دیکھے ○ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ○ پھر

شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا

عِنَبًا	وَّ	حَبًّا ﴿۲۷﴾	فِیْهَا	فَاَنْۢبَتْنَا	شَقًّا ﴿۲۶﴾	الْاَرْضَ	شَقَقْنَا
انگور	اور	اناج	اس میں	تو ہم نے اگایا	خوب چیرنا	زمین (کو)	ہم نے چیرا

زمین کو خوب چیرا ○ تو اس میں اناج اُگایا ○ اور انگور

وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ

وَّ	حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾	وَّ	نَخْلًا ﴿۲۹﴾	وَّ	زَیْتُوْنًا	وَّ	قَضْبًا ﴿۲۸﴾	وَّ
اور	گھنے باغات	اور	کھجور	اور	زیتون	اور	چارہ	اور

اور چارہ ○ اور زیتون اور کھجور ○ اور گھنے باغیچے ○ اور

فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾	وَ	لَّكُمْ	مَّتَاعًا	اَبًّا ﴿۳۱﴾	وَّ	فَاكِهَةً
تمہارے چوپایوں کے	اور	تمہارے	فائدے (کے لئے)	گھاس	اور	پھل

پھل اور گھاس ○ تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے ○

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ

الْمَرْءُ	یَفِرُّ	یَوْمَ	الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ (1)	جَآءَتِ	فَاِذَا
آدمی	بھاگے گا	(اس) دن	کان پھاڑنے والی چنگھاڑ	آئے گی	پھر جب

پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی ○ اس دن آدمی اپنے بھائی سے

روزِ قیامت شور داروں کا حال

(1)...... یہ آواز دوسری بار صور پھونکنے کی ہوگی۔ جب یہ آواز آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا اور ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرے گا تاکہ کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرلے اور ان میں سے ہر ایک کو اس دن اپنی ایسی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے بے پرواکر دے گی۔

مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ

مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾	وَ	اُمِّهٖ	وَ	اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾	وَ	صَاحِبَتِهٖ
اپنے بھائی سے	اور	اپنی ماں	اور	اپنے باپ (سے)	اور	اپنی بیوی

بھاگے گا ○ اور اپنی ماں اور اپنے باپ ○ اور اپنی بیوی

وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ

وَ	بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾	لِكُلِّ امْرِیٍٔ	مِّنْهُمْ	یَوْمَىٕذٍ	شَاْنٌ
اور	اپنے بیٹوں (سے)	ہر شخص کو	ان میں سے	اس دن	ایک فکر (ہوگی)

اور اپنے بیٹوں سے ○ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی

روزِ قیامت ہر کسی کو اپنی فکر ہوگی

یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ

یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ	مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ (1)	ضَاحِكَةٌ
جو بے پرواکردے گی اسے (دوسروں سے)	بہت سے چہرے	اس دن	روشن (ہوں گے)	ہنسنے والے

جو اسے (دوسروں سے) بے پرواکردے گی ○ بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے ○ ہنستے ہوئے

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾	وَ	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ	عَلَیْهَا	غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾
خوشیاں منانے والے (ہوں گے)	اور	بہت سے چہرے	اس دن	ان پر	گرد (پڑی ہوگی)

خوشیاں مناتے ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ○

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

تَرْهَقُهَا	قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْكَفَرَةُ	الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾
چڑھ رہی ہوگی ان پر	سیاہی	یہ لوگ	وہی	کافر	بدکار (ہیں)

ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی ○ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں ○

روزِ قیامت اہلِ ایمان اور کفار کے چہروں کا حال

ع ۲ / ۵

(1) مکلف لوگ دو طرح کے ہیں۔(1) سعادت مند۔(2) بدبخت۔ روزِ قیامت سعادت مندوں کے چہرے ایمان کے نور، یا رات کی عبادتوں، یا وضو کے آثار سے روشن ہوں گے اور حساب سے فراغت کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت، اس کے کرم اور اس کی رضا پر ہنستے ہوئے خوشیاں منا رہے ہوں گے اور بدبختوں کا حال یہ ہوگا کہ اس دن بدعملیوں کی وجہ سے ان کے چہروں پر گرد پڑی اور کفر کی وجہ سے ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔

آیات:29 | رکوع:01

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کو ترغیب

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ(۱) وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ(۲) وَ اِذَا

اِذَا	وَ	انْكَدَرَتْ (۲)	النُّجُوْمُ	اِذَا	وَ	كُوِّرَتْ (۱) (1)	الشَّمْسُ	اِذَا
جب	اور	جھڑ پڑیں گے	تارے	جب	اور	لپیٹ دیا جائے گا	سورج	جب

جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا ○ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۪ۙ(۳) وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۪ۙ(۴) وَ اِذَا

اِذَا	وَ	عُطِّلَتْ (۴) (2)	الْعِشَارُ	اِذَا	وَ	سُيِّرَتْ (۳)	الْجِبَالُ
جب	اور	چھوڑ دی جائیں گی	دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں	جب	اور	چلائے جائیں گے	پہاڑ

پہاڑ چلائے جائیں گے ○ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی ○ اور جب

الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۪ۙ(۵) وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۪ۙ(۶) وَ اِذَا

اِذَا	وَ	سُجِّرَتْ (۶)	الْبِحَارُ	اِذَا	وَ	حُشِرَتْ (۵)	الْوُحُوْشُ
جب	اور	سلگائے جائیں گے	سمندر	جب	اور	جمع کئے جائیں گے	وحشی جانور

وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ○ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے ○ اور جب

(1)...... حدیث پاک میں ہے "جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔ (ترمذی، ۵/۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۴)

(2)...... یہاں ابتدائے قیامت کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت دنیا تباہ ہونا شروع ہوگی اس وقت دہشت کی وجہ سے حال یہ ہوگا کہ پسندیدہ مال ہونے کے باوجود دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں آزاد پھریں گی، انہیں نہ کوئی چرانے والا ہوگا اور نہ ہی ان کا کوئی نگران ہوگا، یا یہاں بطور تمثیل کلام ہے، یعنی قیامت کی ہولناکی کا عالم یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس دس ماہ کی حاملہ اونٹنی ہوتی کہ جس سے بچہ ملنے ہی والا

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝٨

النُّفُوْسُ	زُوِّجَتْ ۝٧ (1)	وَ	إِذَا	الْمَوْءُدَةُ	سُئِلَتْ ۝٨
جانیں	جوڑی جائیں گی	اور	جب	زندہ دفن کی گئی لڑکی	اس سے پوچھا جائے گا

جانوں کو جوڑا جائے گا ○ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ○

بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَإِذَا

بِأَيِّ ذَنْبٍ	قُتِلَتْ ۝٩	وَ	إِذَا	الصُّحُفُ	نُشِرَتْ ۝١٠	وَ	إِذَا
کس خطا کی وجہ سے	اسے قتل کیا گیا	اور	جب	اعمال نامے	کھولے جائیں گے	اور	جب

کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ ○ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے ○ اور جب

السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَإِذَا الْجَنَّةُ

السَّمَآءُ	كُشِطَتْ ۝١١	وَ	إِذَا	الْجَحِيْمُ	سُعِّرَتْ ۝١٢ (2)	وَ	إِذَا	الْجَنَّةُ
آسمان	کھینچ لیا جائے گا	اور	جب	جہنم	بھڑکائی جائے گی	اور	جب	جنت

آسمان کھینچ لیا جائے گا ○ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی ○ اور جب جنت

أُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَا أُقْسِمُ

أُزْلِفَتْ ۝١٣	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّآ	أَحْضَرَتْ ۝١٤	فَلَآ أُقْسِمُ
قریب لائی جائے گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے حاضر کیا	تو مجھے قسم ہے

قریب لائی جائے گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ○ تو ان ستاروں

بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٦ وَاللَّيْلِ

بِالْخُنَّسِ ۝١٥	الْجَوَارِ	الْكُنَّسِ ۝١٦	وَ	الَّيْلِ
الٹا چلنے والوں کی	سیدھا چلنے والوں	چھپ جانے والوں (کی)	اور	رات (کی)

کی قسم جو الٹے چلیں ○ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں ○ اور رات کی

قرآن حضرت جبریل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا لایا ہوا کلام ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے تو وہ اسے بھی آزاد چھوڑ دیتا اور اپنی جان کی فکر میں مشغول ہو جاتا۔ 1...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں (1) نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور برے لوگ بروں کے ساتھ کر دیئے جائیں گے۔ (2) جانیں اپنے جسموں کے ساتھ یا اپنے عملوں کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (3) ایمانداروں کی جانیں حوروں کے ساتھ اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (4) روحیں اپنے جسموں کی طرف لوٹا دی جائیں گی۔ 2...... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی بھڑک میں مزید اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ کفار کو ہمیشہ کے لئے جلاتی رہے ورنہ جہنم تو جب سے پیدا کی گئی ہے تب سے ہی بھڑک رہی ہے۔

اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ۙ وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ۙ اِنَّهٗ

اِذَا	عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾	وَ	الصُّبْحِ	اِذَا	تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ (1)	اِنَّهٗ
جب	وہ پیٹھ پھیر کر جائے	اور	صبح (کی)	جب	وہ سانس لے	بیشک وہ

جب پیٹھ پھیر کر جائے ○ اور صبح کی جب سانس لے ○ بیشک یہ

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۹﴾ۙ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ﴿۲۰﴾ۙ

حضرت جبریل اور ان کی عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے متعلق کلام

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۹﴾ (2)	ذِیْ قُوَّةٍ	عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ	مَكِیْنٍ ﴿۲۰﴾
ضرور عزت والے رسول کا کلام (ہے)	قوت والا (ہے)	عرش والے کے حضور	عزت والا (ہے)

ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے ○ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے ○

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ﴿۲۱﴾ؕ وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ۚ وَ

مُّطَاعٍ	ثَمَّ	اَمِیْنٍ ﴿۲۱﴾	وَ	مَا	صَاحِبُكُمْ	بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾	وَ
اس کا حکم مانا جاتا ہے	وہاں	امانت دار (ہے)	اور	نہیں	تمہارے صاحب	مجنون	اور

وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے ○ اور تمہارے صاحب ہر گز مجنون نہیں ○ اور

لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾ۚ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب بتانے پر بخیل نہیں

لَقَدْ	رَاٰهُ	بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾	وَ	مَا	هُوَ	عَلَى الْغَیْبِ
ضرور بیشک	اس نے دیکھا اس (جبریل) کو	روشن کنارے پر	اور	نہیں	وہ (نبی)	غیب (بتانے) پر

یقیناً بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا ○ اور یہ نبی غیب بتانے پر

بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ۚ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۲۵﴾ۙ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ؕ اِنْ

قرآن پر اعتراض کرنے والوں کا جواب

بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ (3)	وَ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۲۵﴾	فَاَیْنَ	تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾	اِنْ
بخیل	اور	نہیں	وہ (قرآن)	شیطان مردود کا پڑھا ہوا	پھر کہاں	تم جاتے ہو	نہیں

ہر گز بخیل نہیں ○ اور وہ (قرآن) ہر گز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ○ پھر تم کدھر جاتے ہو؟ ○ وہ تو

1 ...... صبح کے سانس لینے سے مراد یہ ہے کہ وہ ظاہر ہو جائے اور اس کی روشنی خوب پھیل جائے۔

2 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ”عزت والے رسول“ سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

3 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے بہت کچھ اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو بتایا ہے۔

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

اَنْ	مِنْكُمْ	شَآءَ	لِمَنْ	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾	ذِكْرٌ (1)	اِلَّا	هُوَ
کہ	تم میں سے	چاہے	(اس) کے لئے جو	تمام جہانوں کے لئے	نصیحت	مگر	وہ

سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے ○ اس کے لیے جو تم میں سے

يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾	اللّٰهُ	يَّشَآءَ (2)	اَنْ	اِلَّآ	مَا تَشَآءُوْنَ	وَ	يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾
(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	اللہ	چاہے	یہ کہ	مگر	تم نہیں چاہ سکتے	اور	وہ سیدھا ہو جائے

سیدھا ہونا چاہے ○ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

بندوں کا چاہنا مشیت الٰہی کے تابع ہے

ع ۲۹

آیات: 19 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَاِذَا

اِذَا	وَ	انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾	الْكَوَاكِبُ	اِذَا	وَ	انْفَطَرَتْ ﴿١﴾	السَّمَآءُ	اِذَا
جب	اور	جھڑ پڑیں گے	ستارے	جب	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	جب

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

احوال قیامت کا بیان اور لوگوں کو تنبیہ

1 ...... قرآن عظیم تمام جنوں اور انسانوں کے لئے نصیحت ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے جسے حق کی پیروی کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس سے نفع حاصل کرنا منظور ہو۔

2 ...... اللہ تعالٰی کی مشیت و ارادہ اور رضا میں بہت فرق ہے، بندے کا ہر کام اللہ تعالٰی کی مشیت و ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ہر کام سے اللہ تعالٰی راضی ہو یہ ضروری نہیں۔

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ لا وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ لا عَلِمَتْ

اَلْبِحَارُ	فُجِّرَتْ ﴿۳﴾	وَ	اِذَا	الْقُبُوْرُ	بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾	عَلِمَتْ [1]
سمندر	بہادیے جائیں گے	اور	جب	قبریں	کریدی جائیں گی	(اس وقت) جان لے گی

سمندر بہادیے جائیں گے ○ اور جب قبریں کریدی جائیں گی ○ ہر جان کو

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ﴿۵﴾ ط یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا

نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ [2]	وَ	اَخَّرَتْ ﴿۵﴾	یٰۤاَیُّهَا	الْاِنْسَانُ	مَا
ہر جان	جو	اس نے آگے بھیجا	اور	(جو) پیچھے چھوڑا	اے	انسان	کس چیز نے

معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ○ اے انسان! تجھے کس چیز نے

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾ لا الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

غَرَّكَ [3]	بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾	الَّذِیْ	خَلَقَكَ	فَسَوّٰىكَ
دھوکے میں ڈال دیا تجھے	اپنے کرم والے رب کے بارے میں	جس نے	پیدا کیا تجھے	پھر ٹھیک بنایا تجھے

اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ○ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا

فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ لا فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ ط كَلَّا بَلْ

فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾	فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ	مَّا شَآءَ	رَكَّبَكَ ﴿۸﴾	كَلَّا	بَلْ
پھر اعتدال والا کیا تجھے	جس صورت میں	اس نے چاہا	جوڑ دیا تجھے	ہرگز نہیں	بلکہ

پھر اعتدال والا کیا ○ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ○ ہرگز نہیں، بلکہ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾ لا وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾ لا

تُكَذِّبُوْنَ	بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾	وَ	اِنَّ	عَلَیْكُمْ	لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾
تم جھٹلاتے ہو	انصاف ہونے کو	اور	بیشک	تمہارے اوپر	ضرور نگہبانی کرنے والے (مقرر ہیں)

تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ○ اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں ○

رب کریم سے متعلق دھوکے میں مبتلا انسان کو تنبیہ

اعمال لکھنے والے فرشتوں سے متعلق خبر

1 ...... یہ جاننا اعمال نامہ پڑھنے کے ذریعے ہوگا۔ 2 ...... جو آگے بھیجا اس سے مراد نیک یا برا عمل ہے، یا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے مراد نیکی یا بدی ہے یا اس سے میراث مراد ہے۔ 3 ...... اگرچہ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے لیکن اس کا کرم دیکھ کر اس کی نافرمانی کرنے کی جرأت کرنے کی بجائے اس کے عذاب کا سوچ کر اس کی نافرمانی سے ہر دم بچتے رہنا چاہیے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے کہ جو گناہ کرنے کے بعد سچی توبہ کرنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے، وہ معاف کر دے گا کوئی بات نہیں۔

نیکوں کا ٹھکانا اور بدکاروں کا انجام

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

الْاَبْرَارَ	اِنَّ	تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾	مَا	يَعْلَمُوْنَ (2)	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾ (1)
نیک لوگ	بیشک	تم کرتے ہو	جو کچھ	وہ جانتے ہیں	معزز لکھنے والے

معزز لکھنے والے ○ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ○ بیشک نیک لوگ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾

لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾	الْفُجَّارَ	اِنَّ	وَ	لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾
ضرور جہنم میں (ہیں)	بدکار لوگ (یعنی کافر)	بیشک	اور	ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہیں)

ضرور چین میں (جانے والے) ہیں ○ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں ○

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا

عَنْهَا	هُمْ	مَا	وَ	يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾	يَّصْلَوْنَهَا
اس سے	وہ	نہیں	اور	جزا، انصاف کے دن	وہ داخل ہوں گے اس میں

انصاف کے دن اس میں جائیں گے ○ اور اس سے کہیں

روز جزا و انصاف کی حقیقت

بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾	مَا	مَآ اَدْرٰىكَ	وَ	بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾
پھر	جزا، انصاف کا دن	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	چھپ سکنے والے

چھپ نہ سکیں گے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ پھر

مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ

نَفْسٌ	لَا تَمْلِكُ	يَوْمَ	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾	مَا	مَآ اَدْرٰىكَ
کوئی جان	اختیار نہ رکھے گی	(جس) دن	جزا، انصاف کا دن	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے

تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ جس دن کوئی جان

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔

2 ......ہمارا چھپا اور ظاہر کوئی عمل فرشتوں سے پوشیدہ نہیں، اس لئے وہ ہر عمل لکھ لیتے ہیں۔

لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَ الْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ ع

لِّنَفْسٍ	شَيْـًٔا	وَ	الْاَمْرُ	یَوْمَىٕذٍ	لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾
کسی جان کے لئے	کچھ	اور	سارا حکم	اس دن	اللہ کا (ہو گا)

کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہو گا ○

آیات:36 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ﴿۱﴾ لا الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

وَیْلٌ	لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ﴿۱﴾ (1)	الَّذِیْنَ	اِذَا	اكْتَالُوْا	عَلَى النَّاسِ
خرابی (ہے)	کم تولنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جب	ناپ کر لیں	لوگوں سے

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے ○ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں

یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ ج وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ ط

یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾	وَ	اِذَا	كَالُوْهُمْ	اَوْ وَّزَنُوْهُمْ	یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ (2)
(تو) پورا وصول کریں	اور	جب	ناپ کر دیں انہیں	یا تول کر دیں انہیں	(تو) کم کر دیں

تو پورا وصول کریں ○ اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں ○

ناپ تول میں خیانت کرنے والوں کو سخت وعید

1 ...... صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا، تجارت میں خوب اضافہ ہوتا اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہو گا کہ اِس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہ ہو گا، ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ان آیات میں سخت وعید ہے۔

2 ...... ناپ تول میں کمی کرنے کی تمام صورتیں اس آیت میں داخل ہیں جیسے کپڑا ناپتے وقت لچک دار کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، ترازو کے جس حصے میں باٹ رکھے جاتے ہیں اس کے نیچے کوئی چیز لگا دینا، وزن کرنے کے الیکٹرونک آلات کی سیٹنگ میں یا میٹر میں تبدیلی کرکے کم تول کے دینا وغیرہ۔

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۙ﴿۵﴾

لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵﴾	مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾	اَنَّهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	اَلَا یَظُنُّ
ایک عظمت والے دن کے لئے	اٹھائے جائیں گے	کہ وہ	یہ لوگ	کیا یقین نہیں رکھتے

کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا○ ایک عظمت والے دن کے لیے○

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ﴿۶﴾

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾	النَّاسُ	یَقُوْمُ	یَّوْمَ [1]
تمام جہانوں کے رب کے حضور	تمام لوگ	کھڑے ہوں گے	(جس) دن

جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے○

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ؕ﴿۷﴾ وَ

وَ	لَفِیْ سِجِّیْنٍ ﴿۷﴾	كِتٰبَ الْفُجَّارِ [2]	اِنَّ	كَلَّاۤ
اور	ضرور سجین میں (ہے)	بدکاروں کا اعمال نامہ	بیشک	یقیناً

یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے○ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ؕ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ﴿۹﴾

مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾	كِتٰبٌ	سِجِّیْنٌ ﴿۸﴾	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ
مہر لگائی ہوئی	(وہ) ایک کتاب (ہے)	سجین	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے

تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے○

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ

یُكَذِّبُوْنَ	الَّذِیْنَ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۰﴾	یَّوْمَىٕذٍ	وَیْلٌ
جھٹلاتے ہیں	وہ لوگ جو	جھٹلانے والوں کے لئے	اس دن	خرابی (ہے)

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے○ جو انصاف کے دن کو

کفار کے اعمال ناموں کا مقام اور اس کی حقیقت

روزِ انصاف کو جھٹلانے والے کا انجام

1 ...... یعنی جس دن سب لوگ اپنے اعمال کے حساب اور ان کی جزا کے لئے ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اس دن ان لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا اور اس کا بدلہ ظاہر ہو جائے گا۔

2 ...... یہاں بدکاروں سے مراد کفار ہیں اور سجین کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام ہے اور یہ مقام ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١١﴾	وَ	مَا يُكَذِّبُ	بِهٖٓ	اِلَّا	كُلُّ مُعْتَدٍ
جزا، انصاف کے دن کو	اور	نہیں جھٹلائے گا	اس کو	مگر	ہر سرکش

جھٹلاتے ہیں ○ اور اسے نہیں جھٹلائے گا مگر ہر سرکش،

اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِ	اٰيٰتُنَا	قَالَ
بڑا گناہگار	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے

بڑا گناہگار ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ كَلَّا بَلْ سکتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾	كَلَّا	بَلْ	رَانَ [1]	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)	ہرگز نہیں	بلکہ	زنگ چڑھا دیا ہے	ان کے دلوں پر

(یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ

مَّا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾	كَلَّآ	اِنَّهُمْ	عَنْ رَّبِّهِمْ
(اس نے) جو	وہ کماتے (کام کرتے) تھے	یقیناً	بیشک وہ	اپنے رب (کے دیدار) سے

ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ○ یقیناً بیشک وہ اس دن اپنے رب کے

يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا

يَوْمَئِذٍ	لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ [2]	ثُمَّ	اِنَّهُمْ	لَصَالُوا
اس دن	ضرور حجاب یعنی پردے میں ہوں گے	پھر	بیشک وہ	ضرور داخل ہونے والے

دیدار سے ضرور محروم ہوں گے ○ پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں

[1] ......گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ واستغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی رَان یعنی وہ زنگ ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا۔(ترمذی، ۵/۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۵)

[2] ......آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے محرومی کی وعید کفار کے لیے ہے، مومنین کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیدارِ الٰہی کی نعمت نصیب ہوگی۔

الْجَحِيْمِ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؕ﴿۱۷﴾

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾	الَّذِيْ	هٰذَا	يُقَالُ	ثُمَّ	الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾
تم اس کو جھٹلاتے تھے	وہ جو	یہ (ہے)	کہا جائے گا	پھر	جہنم (میں)

داخل ہونے والے ہیں ○ پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے ○

نیک لوگوں کے اعمال ناموں کا مقام اور اس کی حقیقت

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ؕ﴿۱۸﴾ وَ

وَ	لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ (1)	كِتٰبَ الْاَبْرَارِ	اِنَّ	كَلَّاۤ
اور	ضرور علیین میں (ہے)	نیک لوگوں کا اعمال نامہ	بیشک	یقیناً

یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے ○ اور تجھے

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ؕ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ﴿۲۰﴾

مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾	كِتٰبٌ	عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ
مہر لگائی ہوئی	(وہ) ایک کتاب (ہے)	علیین	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے

کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

نیک لوگوں کے لیے جنتی انعامات

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

الْاَبْرَارَ	اِنَّ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾	يَّشْهَدُهُ
نیک لوگ	بیشک	قرب والے (فرشتے)	حاضر ہوتے ہیں اس پر

قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں ○ بیشک نیک لوگ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ

تَعْرِفُ	يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ (2)	عَلَى الْاَرَآئِكِ	لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾
تو پہچان لے گا	نظارے کررہے ہوں گے	تختوں پر	ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہوں گے)

ضرور چین میں ہوں گے ○ تختوں پر نظارے کررہے ہوں گے ○ تم ان کے چہروں میں

1 ...... علیین ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے سب سے اونچا مقام ہے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار نیک بندے جنت میں تختوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اور اس کے علاوہ طرح طرح کے عذابات میں گرفتار اپنے دشمنوں کو دیکھیں گے۔

دنیا میں کفار کا اہلِ ایمان کے ساتھ برتاؤ اور اس کا اخروی نتیجہ

فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ

فِيْ وُجُوْهِهِمْ	نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾	يُسْقَوْنَ	مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾	خِتٰمُهٗ
ان کے چہروں میں	نعمتوں کی تروتازگی	انہیں پلایا جائے گا	مہر لگائی ہوئی خالص شراب سے	اس کی مہر

نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے ○ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی ○ اس

مِسْكٌ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَ مِزَاجُهٗ

مِسْكٌ	وَ	فِيْ ذٰلِكَ	فَلْيَتَنَافَسِ	الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ [1]	وَ	مِزَاجُهٗ
مشک (کی ہے)	اور	اسی میں (پر)	تو چاہئے کہ للچائیں	للچانے والے	اور	اس کی ملاوٹ

کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہئے ○ اور اس کی ملاوٹ

مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾ اِنَّ

مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾	عَيْنًا	يَّشْرَبُ	بِهَا	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾	اِنَّ
تسنیم سے (ہے)	(وہ) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	مقرب بندے	بیشک

تسنیم سے ہے ○ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے ○ بیشک

الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَ

الَّذِيْنَ	اَجْرَمُوْا	كَانُوْا	مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ [2]	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	جرم کئے	وہ تھے	ایمان والوں / سے (پر)	ہنسا کرتے	اور

مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ○ اور

اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْا

اِذَا	مَرُّوْا	بِهِمْ	يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾	وَ	اِذَا	انْقَلَبُوْا
جب	وہ گزرتے	ان پر	(تو) یہ آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے	اور	جب	وہ پلٹتے

جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ○ اور جب یہ کافر

[1]...... یعنی للچانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف سبقت کرکے اور برائیوں سے باز رہ کر جنت میں مشک کی مہر لگی شراب پر للچانا چاہئے۔ [2]...... ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار کے سردار، حضرت خباب، حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال وغیرہ غریب مومنین پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ غریب مومنین ان مالدار کافر سرداروں کے پاس سے گزرتے تو یہ سردار آپس میں طعن کے طور پر ان مومنین پر آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ

رَاَوْهُمْ	اِذَا	وَ	فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾	انْقَلَبُوْا	اِلٰۤى اَهْلِهِمُ
وہ دیکھتے ان (مسلمانوں) کو	جب	اور	خوش ہوتے ہوئے	(تو) پلٹتے	اپنے گھروں کی طرف

اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے ○ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے

قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا

مَاۤ اُرْسِلُوْا	وَ	لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾	هٰۤؤُلَآءِ	اِنَّ	قَالُوْۤا
انہیں نہیں بھیجا گیا	اور (حالانکہ)	ضرور بھکے ہوئے (ہیں)	یہ لوگ	بیشک	(تو) کہتے

تو کہتے: بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں ○ حالانکہ ان کافروں کو

عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	فَالْیَوْمَ	حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ (1)	عَلَیْهِمْ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	تو آج	نگہبان (بنا کر)	ان (مسلمانوں) پر

مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا ○ تو آج ایمان والے

مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآىٕكِ یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾	عَلَى الْاَرَآىٕكِ	یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ (2)	مِنَ الْكُفَّارِ
دیکھ رہے ہوں گے	تختوں پر (بیٹھ کر)	ہنسیں گے	کافروں سے (پر)

کافروں پر ہنسیں گے ○ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ○

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾	مَا	الْكُفَّارُ	ثُوِّبَ	هَلْ
وہ کام کرتے تھے	(اس کا) جو	کافروں (کو)	بدلہ دیا گیا	کیا

کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے ○

ع ۱ ۳۶ ۸

1 ...... یعنی ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ وہ اُن کے احوال اور اعمال پر گرفت کریں بلکہ ان کفار کو اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حال درست کریں۔

2 ...... جب جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو کافر جہنم سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑیں گے اور جب قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا، ان کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہو گا اور کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان اُن پر ہنسیں گے اور مسلمانوں کا یہ ہنسنا کفار کے ہنسنے کا بدلہ ہو گا۔

آیات:25 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

وَ	لِرَبِّهَا	اَذِنَتْ	وَ	انْشَقَّتْ ﴿۱﴾	السَّمَآءُ	اِذَا
اور	اپنے رب کا (حکم)	وہ سنے گا	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	جب

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور

حُقَّتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَ اَلْقَتْ

اَلْقَتْ (2)	وَ	مُدَّتْ ﴿۳﴾ (1)	الْاَرْضُ	اِذَا	وَ	حُقَّتْ ﴿۲﴾
وہ (باہر) ڈال دے گی	اور	دراز کر دی جائے گی	زمین	جب	اور	(یہی) اسے لائق ہے

اسے یہی لائق ہے ○ اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا ○ اور جو کچھ

مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

وَ	لِرَبِّهَا	اَذِنَتْ	وَ	تَخَلَّتْ ﴿۴﴾	وَ	فِيْهَا	مَا
اور	اپنے رب کا (حکم)	وہ سنے گی	اور	خالی ہو جائے گی	اور	اس میں (ہے)	جو کچھ

اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور

ظہورِ قیامت کے وقت آسمان و زمین کا حال

1 ...... یعنی جب زمین کی وسعت میں اضافہ کر کے اسے دراز کر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا۔

2 ...... یعنی جب زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر ڈال دے گی اور خزانوں اور مردوں سے خالی ہو جائے گی۔

انسان کو ایک تنبیہ

حُقَّتْ ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ

حُقَّتْ ﴿٥﴾	يٰۤاَيُّهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّكَ	كَادِحٌ
(یہی) اسے لائق ہے	اے	انسان	بیشک تو	دوڑنے والا (ہے)

اسے یہی لائق ہے ○ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حال

اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ

اِلٰى رَبِّكَ	كَدْحًا	فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾	فَاَمَّا	مَنْ
اپنے رب کی طرف	دوڑنا	پھر ملنے والا (ہے) اس سے	تو بہر حال	جسے

دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے ○ تو بہر حال جسے

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ

اُوْتِيَ	كِتٰبَهٗ	بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾	فَسَوْفَ يُحَاسَبُ
دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا

اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ○ تو عنقریب اس سے

حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾

حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ (1)	وَّ	يَنْقَلِبُ	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾
آسان حساب	اور	وہ پلٹے گا	اپنے گھر والوں کی طرف	خوش ہوتا ہوا

آسان حساب لیا جائے گا ○ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا ○

پس پشت اعمال نامہ پانے والے کا حال اور اس کا سبب

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾

وَ	اَمَّا	مَنْ	اُوْتِيَ	كِتٰبَهٗ	وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾
اور	بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کی پیٹھ کے پیچھے (سے)

اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ○

(1) قیامت کے دن بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے وقت ان سے تحقیق اور جرح والا حساب نہیں ہو گا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا اور گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ یہ وہ آسان حساب ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی نہ تو شدید اعتراضات کرکے اعمال کی تنقیح ہوگی، اور نہ یہ کہا جائے گا کہ ایسا کیوں کیا، اور نہ اس پر حجت قائم کی جائے گی کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا تو اس کے پاس کوئی عذر نہ ہو گا اور نہ ہی وہ کوئی حجت پائے گا، اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا۔

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾

سَعِيْرًا ﴿١٢﴾	يَصْلٰى	وَّ	ثُبُوْرًا ﴿١١﴾	فَسَوْفَ يَدْعُوْا
بھڑکتی آگ (میں)	وہ داخل ہوگا	اور	موت	تو عنقریب وہ مانگے گا

تو وہ عنقریب موت مانگے گا ۝ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا ۝

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ

اَنْ	ظَنَّ	اِنَّهٗ	مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ [1]	فِیْۤ اَهْلِهٖ	كَانَ	اِنَّهٗ
کہ	سمجھا	بیشک وہ	خوش	اپنے گھر والوں میں	تھا	بیشک وہ

بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا ۝ بیشک اس نے سمجھا کہ

لَّنْ یَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ﴿١٥﴾

بَصِیْرًا ﴿١٥﴾	بِهٖ	كَانَ	رَبَّهٗ	اِنَّ	بَلٰۤى	لَّنْ یَّحُوْرَ ﴿١٤﴾
دیکھنے والا	اس کو	ہے	اس کا رب	بیشک	کیوں نہیں	وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا

وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا ۝ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے ۝

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَ ﴿١٧﴾

وَسَقَ ﴿١٧﴾ [2]	مَا	وَ	الَّیْلِ	وَ	بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ
وہ جمع کر دے	(اس کی) جسے	اور	رات (کی)	اور	شام کے اجالے کی	تو مجھے قسم ہے

تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے ۝ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کر دے ۝

وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا

طَبَقًا	لَتَرْكَبُنَّ	اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ [3]	اِذَا	الْقَمَرِ	وَ
ایک حالت (کی طرف)	ضرور تم چڑھو گے	وہ پورا ہو جائے	جب	چاند (کی)	اور

اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہو جائے ۝ ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف

انسانوں کو مختلف احوال پیش آنے کی خبر اور ایمان لانے پر ملامت

معانقہ ١٧

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دنیا کے اندر اپنے گھر والوں میں اپنی خواہشات میں مگن اور اپنے تکبر و غرور میں خوش تھا۔

2 ...... ان چیزوں سے مراد یا تو جانور ہیں جو کہ دن میں منتشر ہوتے اور رات میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں، یا ان سے مراد وہ اعمال ہیں جو رات میں کئے جاتے ہیں جیسے تہجد کی نماز، یا ان سے مراد تاریکی اور ستارے ہیں کہ یہ رات میں جمع ہوتے ہیں۔

3 ...... چاند کا نور ایامِ بیض یعنی قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں کامل ہوتا ہے۔

کفار کی سزا اور مومنوں کی جزا

السجدۃ ۱۳

عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾	لَهُمْ	فَمَا	عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ (1)
جب	اور	وہ ایمان نہیں لاتے	ان کو	تو کیا ہوا	ایک حالت سے

چڑھو گے ○ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور جب

قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ السجدۃ

لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾	الْقُرْاٰنُ	عَلَيْهِمُ	قُرِئَ
(تو) وہ سجدہ نہیں کرتے	قرآن	ان پر (کے سامنے)	پڑھا جاتا ہے

ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ○

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	بَلِ
اللہ	اور	وہ جھٹلا رہے ہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	بلکہ

بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ○ اور اللہ

اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ

فَبَشِّرْهُمْ	يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾	بِمَا	اَعْلَمُ
تو تم بشارت سنا دو انہیں	وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں	(اس) کو جو	خوب جانتا ہے

اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ○ تو تم انہیں دردناک عذاب کی

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	اِلَّا	بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾
اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	مگر	دردناک عذاب کی

بشارت سنا دو ○ مگر جو ایمان لائے اور

1......اس آیت میں عام انسانوں سے خطاب ہے اور ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھنے سے مراد پہلے موت کی سختیوں اور ہولناکیوں میں مبتلا ہونا، پھر مرنے کے بعد اُٹھنا اور پھر حساب کیلئے جانے کی جگہ میں پیش ہونا ہے۔ یا اس آیت میں خاص حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف چڑھیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کی رات ایک آسمان پر تشریف لے گئے، پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے قرب کی منازل میں پہنچے۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾	اَجْرٌ	لَهُمْ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا
نہ ختم ہونے والا	ثواب (ہے)	ان کے لئے	اچھے، نیک	انہوں نے عمل کئے

انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ○

آیات: 22 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ

شَاهِدٍ	وَ	الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ [2]	وَ	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ [1]
گواہ (دن کی)	اور	وعدہ کئے گئے دن (کی)	اور	برجوں والے آسمان کی قسم

برجوں والے آسمان کی قسم ○ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ○ اور گواہ دن کی

وَمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾

اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ [3]	قُتِلَ	مَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾	وَّ
کھائی والے	مارے جائیں	حاضر کئے ہوئے (دن کی)	اور

اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں ○ کھائی والوں پر لعنت ہو ○

اصحابِ اُخدود کے واقعہ کی طرف اشارہ

1 ...... آسمان میں موجود برجوں کی تعداد بارہ ہے اور ان کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی گئی کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات نمودار ہیں جیسے سورج، چاند اور ستاروں کا ان بروج میں ایک معین انداز ے پر چلنا اور اس چال میں اختلاف نہ ہونا وغیرہ۔

2 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ کے دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔ (ترمذی، ۵/۲۲۲، الحدیث: ۳۳۵۰) 3 ...... کھائی والوں کے واقعہ کی تفصیل جاننے کے لیے تفسیر صراط الجنان کے اسی مقام کا مطالعہ کریں۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

عَلَيْهَا	هُمْ	اِذْ	النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾
اس (کے کناروں) پر	وہ	جب	بھڑکنے والی آگ (والے)

بھڑکتی آگ والے ○ جب وہ اس کے کناروں پر

قُعُوْدٌ ﴿٦﴾ وَّ هُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ	يَفْعَلُوْنَ	مَا	عَلٰى	هُمْ	وَّ	قُعُوْدٌ ﴿٦﴾
ایمان والوں کے ساتھ	وہ کررہے تھے	جو	(اس) پر	وہ	اور	بیٹھے ہوئے (تھے)

بیٹھے ہوئے تھے ○ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ

شُهُوْدٌ ﴿٧﴾ وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

يُّؤْمِنُوْا (1)	اَنْ	اِلَّاۤ	مِنْهُمْ	مَا نَقَمُوْا	وَ	شُهُوْدٌ ﴿٧﴾
وہ ایمان لائے	یہ کہ	مگر	ان (مسلمانوں) کی طرف سے	انہیں برا نہ لگا	اور	گواہ (ہیں)

کررہے تھے ○ اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾ الَّذِیْ لَهٗ

الَّذِیْ لَهٗ	الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾	الْعَزِيْزِ	بِاللّٰهِ
جس کے لئے	ہر تعریف کے لائق (ہے)	(جو) بہت عزت والا، غلبے والا	اللہ پر

ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے ○ وہ جس کے لئے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾

شَهِيْدٌ ﴿٩﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهُ	وَ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
گواہ (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	اور	آسمانوں اور زمین کی سلطنت (ہے)

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○

(1)...... کافر مومن کے ایمان کی وجہ سے اس کا دشمن ہے اور کوئی مومن، مومن رہتے ہوئے کفار کو خوش نہیں کر سکتا۔ نیز مومن کی علامت یہ ہے کہ کافر اس سے ناخوش رہیں اور مومن خوش رہیں، لہٰذا جو کفار کو خوش کرنے کی کوشش میں مصروف ہو وہ عموماً دین میں مداہنت کرنے والا ہوتا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو کفار کی خوشی کے لئے ان کی مذہبی تقریبات منعقد کرتے یا ان میں شرکت کرتے ہیں، کفار کی خوشی کے لئے اسلام کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے اور مسلمانوں کو اذیتیں دیتے ہیں۔

مسلمانوں کو ایذا دینے والوں کے لئے وعید

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ

الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	فَتَنُوا	الَّذِیْنَ	اِنَّ
مسلمان عورتوں (کو)	اور	مسلمان مردوں	آزمائش میں ڈالا	وہ لوگ جنہوں نے	بیشک

بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا

ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ

لَهُمْ	وَ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	فَلَهُمْ	لَمْ یَتُوْبُوْا	ثُمَّ
ان کے لئے	اور	جہنم کا عذاب (ہے)	تو ان کے لئے	انہوں نے توبہ نہ کی	پھر

پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے

باعمل مسلمانوں کے لئے بشارت

عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۝۱۰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ	عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۝۱۰
انہوں نے عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	آگ کا عذاب (ہے)

آگ کا عذاب ہے ○ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِیْ	جَنّٰتٌ	لَهُمْ	الصّٰلِحٰتِ
یہی	نہریں	ان کے نیچے	بہہ رہی ہیں	باغات (ہیں)	ان کے لئے	اچھے، نیک

اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ۝۱۱ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ۝۱۲ اِنَّهٗ هُوَ

هُوَ	اِنَّهٗ	لَشَدِیْدٌ ۝۱۲ (1)	بَطْشَ رَبِّكَ	اِنَّ	الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ۝۱۱
وہی	بیشک وہ	ضرور بہت سخت (ہے)	تیرے رب کی پکڑ	بیشک	بڑی کامیابی (ہے)

بڑی کامیابی ہے ○ بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ○ بیشک وہی

آیۃ حمصیۃ ۱۲

(1)...... اللہ تعالیٰ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس آیت میں ہر ظالم شخص کے لئے نصیحت ہے کہ اگرچہ ابھی اللہ تعالیٰ نے اس کی پکڑ نہیں فرمائی لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت فرمائی تو وہ بہت سخت ہوگی اور یہ گرفت دنیا و آخرت کہیں بھی ہو سکتی ہے۔

يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

يُبْدِئُ	وَ	يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾	وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ
(پیدائش کی) ابتداء فرماتا ہے	اور	(وہی موت کے بعد) لوٹائے گا	اور	وہی	بہت بخشنے والا

پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا ○ اور وہی بہت بخشنے والا ہے،

الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾

الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾	ذُو الْعَرْشِ	الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾	فَعَّالٌ	لِّمَا	يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾
نہایت محبت فرمانے والا (ہے)	عرش کامالک	بڑی عظمت والا	(ہمیشہ) کرنے والا	(اس) کو جو	وہ چاہے

نہایت محبت فرمانے والا ہے ○ عرش کا مالک بڑی عظمت والا ہے ○ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے ○

فرعون اور ثمود کے احوال کی طرف اشارہ

کفارِ مکہ کا حال اور انہیں تنبیہ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ

هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ (1)	فِرْعَوْنَ	وَ	ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾	بَلِ
کیا	آئی تمہارے پاس	لشکروں کی بات	فرعون	اور	ثمود	بلکہ

کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ○ فرعون اور ثمود ○ بلکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾	وَّ	اللّٰهُ	مِنْ وَّرَآئِهِمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جھٹلانے میں (لگے ہوئے ہیں)	اور	اللہ	ان کے پیچھے سے

کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ○ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں

عظمتِ قرآن

مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ (2)	بَلْ	هُوَ	قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾	فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾
گھیرے ہوئے (ہے)	بلکہ	وہ	بہت بزرگی والا قرآن (ہے)	لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)

گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے ○ لوحِ محفوظ میں ○

ع ۲۲ - ۱۰

1 ...... اس سے پہلی آیات میں کفار کی طرف سے اہلِ ایمان کو اذیتیں پہنچنے کے حوالے سے اصحابُ الاخدود کا حال بیان کر کے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تسلی دی گئی اور اب یہاں سے اصحابُ الاخدود سے بھی پہلے کے کفار کا حال بیان کر کے تسلی دی جا رہی ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کافروں کو جانتا ہے اور اِن کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے چھپا ہوا نہیں اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ اِن کفار پر بھی ویسا ہی عذاب نازل کر دے جیسا اِن سے پہلے کفار پر نازل کیا تھا۔

آیات:17 — رکوع:01

سُوْرَةُ الطَّارِق مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾

وَالسَّمَآءِ	وَ	الطَّارِقِ ﴿۱﴾	وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	الطَّارِقُ ﴿۲﴾
آسمان کی قسم	اور	رات کو آنے والے (کی)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	رات کو آنے والا

آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ○

ہر جان پر ایک نگہبان مقرر ہے

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾	اِنْ	كُلُّ نَفْسٍ	لَّمَّا	عَلَيْهَا	حَافِظٌ ﴿۴﴾ [1]
خوب چمکنے والا ستارا (ہے)	نہیں	کوئی جان	مگر	اس پر	نگہبان (موجود ہے)

خوب چمکنے والا ستارا ہے ○ کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے ○

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ

فَلْيَنْظُرِ	الْاِنْسَانُ	مِمَّ	خُلِقَ ﴿۵﴾	خُلِقَ
تو چاہئے کہ غور کرے	انسان	کس چیز سے	اسے پیدا کیا گیا	اسے پیدا کیا گیا

انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ○ اچھل کر نکلنے والے

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی دلیل وجودِ انسان سے

[1]..... یہ نگہبان ایک فرشتہ ہے۔ اگرچہ رب تعالیٰ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمانے پر قادر ہے، مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے بعض نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں، جیسے اللّٰه تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے اور یہاں آیت میں فرشتوں کو حافظ بتایا گیا، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللّٰه تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہمارے حافظ وناصر ہیں۔

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهٗ

اِنَّهٗ	مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾	يَّخْرُجُ	مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾
بیشک وہ (اللہ)	پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے	جو نکلتا ہے	اچھل کر نکلنے والے پانی سے

پانی سے پیدا کیا گیا ○ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے ○ بیشک اللہ

عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾

السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ [1]	تُبْلَى	يَوْمَ	لَقَادِرٌ ﴿۸﴾	عَلٰى رَجْعِهٖ
چھپی باتوں (کو)	جانچا جائے گا	(جس) دن	ضرور قادر (ہے)	اسے واپس کرنے پر

اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے ○ جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا ○

روزِ قیامت منکرِ بعث کی بے بسی

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾

نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾	لَا	وَّ	مِنْ قُوَّةٍ	لَهٗ	فَمَا
کوئی مددگار	نہ	اور	کوئی قوت	آدمی کے لئے	تو نہ (ہوگی)

تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ○

قرآن فیصلہ کُن بات ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾

الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾	وَ	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾
پھاڑی جانے والی زمین (کی)	اور	لوٹ لوٹ کر آنے (برسنے) والے آسمان کی قسم

اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے ○ اور پھاڑی جانے والی زمین کی ○

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ﴿۱۴﴾

بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾	هُوَ	مَا	وَّ	لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾	اِنَّهٗ
کوئی ہنسی مذاق کی بات	وہ	نہیں	اور	ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام (ہے)	بیشک وہ (قرآن)

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام ہے ○ اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے ○

[1] ......چھپی باتوں سے مراد عقائد، نیتیں اور وہ اعمال ہیں جنہیں آدمی چھپاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے ظاہری اعمال درست کرنے کے ساتھ ساتھ باطنی اور پوشیدہ اعمال بھی درست کرے تاکہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے رسوا ہونے سے بچ سکے۔

مکر و فریب کرنے والے کفار کو تنبیہ

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًاۙ﴿۱۵﴾ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًاۚۖ﴿۱۶﴾

اِنَّهُمْ	يَكِيْدُوْنَ (1)	كَيْدًا ﴿۱۵﴾	وَّ	اَكِيْدُ	كَيْدًا ﴿۱۶﴾
بیشک وہ (کافر)	چالیں چل رہے ہیں	چال	اور	میں خفیہ تدبیر کرتا ہوں	خفیہ تدبیر

بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں ○ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ○

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۠﴿۱۷﴾

فَمَهِّلِ	الْكٰفِرِيْنَ	اَمْهِلْهُمْ	رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾
تو تم ڈھیل دو	کافروں (کو)	مہلت دو انہیں	تھوڑی سی

تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو ○

آیات:19 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی مَكِّيَّةٌ

رب تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم اور اس کی صفات کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَىۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰىۙ﴿۲﴾ وَ

سَبِّحِ	اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾	الَّذِيْ	خَلَقَ	فَسَوّٰى ﴿۲﴾	وَ
پاکی بیان کرو	اپنے سب سے بلند رب کے نام (کی)	جس نے	پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	اور

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے ○ جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا ○ اور

1 ......یعنی کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے، حق کے نور کو بجھانے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں جس کی انہیں خبر نہیں تو اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کافروں کی ہلاکت کی دعا نہ فرمائیں بلکہ انہیں ڈھیل دیں اور انہیں چند روز کے لئے کچھ تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوۂ بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔

الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ۙ(۳) وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۪ۙ(۴)

الَّذِیْ	قَدَّرَ	فَهَدٰى (۳)	وَ	الَّذِیْۤ	اَخْرَجَ	الْمَرْعٰى (۴)
جس نے	اندازے پر رکھا	پھر راہ دکھائی	اور	جس نے	نکالا	چارہ

جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی ○ اور جس نے چارہ نکالا ○

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ(۵) سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ(۶) اِلَّا

فَجَعَلَهٗ	غُثَآءً	اَحْوٰى (۵)	سَنُقْرِئُكَ	فَلَا تَنْسٰۤى (۶) [1]	اِلَّا
پھر کر دیا اسے	خشک	سیاہ	عنقریب ہم پڑھائیں گے تمہیں	تو تم نہ بھولو گے	مگر

پھر اسے خشک سیاہ کر دیا ○ (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے ○ مگر

مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰى ؕ(۷)

مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّهٗ	یَعْلَمُ	الْجَهْرَ	وَ	مَا	یَخْفٰى (۷)
جو	چاہے	اللہ	بیشک وہ	جانتا ہے	ہر ظاہر (کو)	اور	(اسے) جو	چھپا ہوتا ہے

جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے ○

وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ۚۖ(۸) فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ

وَ	نُیَسِّرُكَ	لِلْیُسْرٰى (۸)	فَذَكِّرْ	اِنْ	نَّفَعَتِ
اور	ہم آسانی دیں گے تمہیں	سب سے آسان چیز کے لئے	تو تم نصیحت کرو	اگر	فائدہ دے

اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دیں گے ○ تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت

الذِّكْرٰى ؕ(۹) سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ۙ(۱۰) وَ یَتَجَنَّبُهَا

الذِّكْرٰى (۹) [2]	سَیَذَّكَّرُ	مَنْ	یَّخْشٰى (۱۰)	وَ	یَتَجَنَّبُهَا
نصیحت	عنقریب وہ نصیحت مانے گا	جو	ڈرتا ہے	اور	دور رہے گا اس (نصیحت) سے

فائدہ دے ○ عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ○ اور نصیحت سے وہ بڑا بدبخت

حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو دو بشارتیں

نصیحت کرنے سے متعلق ہدایت

1 ...... حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وحی لے کر نازل ہوتے اور ابھی آیت کا آخری حصہ پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے تھے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُس آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنا شروع کر دیتے تاکہ اسے بھول نہ جائیں، اس پر اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا ”اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، ہم حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے تمہیں قرآن پڑھائیں گے تو جو کچھ آپ کے سامنے پڑھا جائے گا آپ اسے نہیں بھولیں گے۔

2 ...... یہاں نصیحت کرنے میں جو نصیحت فائدہ دینے کی شرط لگائی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر نصیحت فائدہ نہ دے تو نصیحت نہ کی جائے بلکہ نصیحت فائدہ دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں

الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ۙ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ۚ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

فِيْهَا	لَا يَمُوْتُ	ثُمَّ	النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾	يَصْلَى	الَّذِىْ	الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾
اس میں	نہ وہ مرے گا	پھر	سب سے بڑی آگ (میں)	داخل ہوگا	جو	بڑا بدبخت

دور رہے گا ○ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا ○ پھر وہ نہ اس میں مرے گا

وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ؕ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ۙ وَذَكَرَ

ذَكَرَ	وَ	تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ (1)	مَنْ	اَفْلَحَ	قَدْ	لَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾	وَ
اس نے ذکر کیا	اور	پاکیزہ بن گیا	وہ جو	کامیاب ہوا	بیشک	نہ جئے گا	اور

اور نہ جئے گا ○ بیشک جس نے خود کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گا ○ اور اس نے

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ؕ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ۖ

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ (2)	تُؤْثِرُوْنَ	بَلْ	فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾	اسْمَ رَبِّهٖ
دنیاوی زندگی (کو)	تم ترجیح دیتے ہو	بلکہ	پھر نماز پڑھی	اپنے رب کا نام

اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی ○ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ○

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ؕ اِنَّ

اِنَّ	اَبْقٰى ﴿۱۷﴾	وَّ	خَيْرٌ	الْاٰخِرَةُ	وَ
بیشک	(ہمیشہ) باقی رہنے والی (ہے)	اور	بہتر	آخرت	اور (حالانکہ)

اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ○ بیشک

هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ۙ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ؑ

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾	لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾	هٰذَا
ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں (میں)	ضرور پہلے صحیفوں میں (ہے)	یہ (بات)

یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے ○ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ○

بدبخت شخص کی صفات

کامیاب شخص کی صفات

دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے والوں کو تنبیہ

حضرت ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں کے مضمون کی طرف اشارہ

ع ۱۹ / ۱۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نصیحت کرنے کا حکم ہے کیونکہ قرآنِ پاک کی آیات میں مفہومِ مخالف کا اعتبار نہیں ہے۔ 1 ...... لفظ "تَزَكّٰى" سے مراد خود کو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ یا اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔ اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ 2 ...... ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیاوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اطاعتِ الٰہی میں گزارے اور آخرت میں جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو

(بقیہ اگلے صفحے پر)

آیات:26 رکوع:01

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

روزِ قیامت مجرموں کو پیش آنے والی صورتِ حال

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوْهٌ

وُجُوْهٌ	حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ (1)	اَتٰىكَ	هَلْ
بہت سے چہرے	چھا جانے والی (مصیبت) کی خبر	آگئی تمہارے پاس	کیا (یعنی بیشک)

بیشک تمہارے پاس چھا جانے والی مصیبت کی خبر آچکی ○ بہت سے چہرے

يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلٰى

تَصْلٰى	نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ (2)	عَامِلَةٌ	خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾	يَوْمَئِذٍ
وہ داخل ہوں گے	مشقت اٹھانے والے	کام کرنے والے	ذلیل ورسوا ہوں گے	اس دن

اس دن ذلیل ورسوا ہوں گے ○ کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے ○ بھڑکتی آگ میں

جہنمیوں کا مشروب اور کھانا

نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ لَهُمْ

لَهُمْ	لَيْسَ	مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾	تُسْقٰى	نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾
ان کے لئے	نہ ہوگا	کھولتے ہوئے چشمے سے	انہیں پلایا جائے گا	بھڑکتی آگ (میں)

داخل ہوں گے ○ انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا ○ ان کے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی دنیا بہتر بنانے میں ایسی مصروف ہے کہ اسے اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں۔ 1 ...... چھا جانے والی مصیبت سے مراد قیامت ہے جس کی شدتیں اور ہولناکیاں ہر چیز پر چھا جائیں گی۔ 2 ...... اس سے بت پرست یا کتابی کافر مراد ہیں، انہوں نے اپنی طرف سے عبادت وریاضت کے نام پر محنتیں بھی اُٹھائیں، مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں جائیں گے۔ یونہی جوگی، سادھو لوگ کہ دنیا چھوڑتے، لذتوں سے منہ موڑتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں کوئی صلہ نہیں اور یونہی بدمذہبوں کا اپنے باطل عقائد کے تحفظ وترویج میں کوششیں کرنا اور کتابیں لکھنا وغیرہا سب بے فائدہ رہے گا۔

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ

طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ (1)	لَّا يُسْمِنُ	وَ	لَا يُغْنِيْ
کوئی کھانا	مگر	کانٹے دار گھاس	وہ (کھانا) موٹا نہ کرے گا	اور	نجات نہ دے گا

کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں ○ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے

مِنْ جُوْعٍ ؕ﴿۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾

روزِ قیامت عمل سے راضی لوگوں کا حال اور ان کا مقام

مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾	وُجُوْهٌ	يَّوْمَىِٕذٍ	نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾	لِّسَعْيِهَا	رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾
بھوک سے	بہت سے چہرے	اس دن	تروتازہ ہوں گے	اپنی کوشش پر	راضی ہوں گے

نجات دے گا ○ بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے ○ اپنی کوشش پر راضی ہوں گے ○

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ مُ

جنت کا خوبصورت منظر اور سامانِ آرائش

وقف لازم

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾	لَّا تَسْمَعُ	فِيْهَا	لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾	فِيْهَا	عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾
بلند باغ میں	نہ سنیں گے	اس میں	کوئی بیہودہ بات	اس میں	جاری چشمے (ہوں گے)

بلند باغ میں ○ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے ○ اس میں جاری چشمے ہوں گے ○

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّ

فِيْهَا	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾	وَّ	اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾	وَّ
اس میں	بلند تخت (ہوں گے)	اور	رکھے ہوئے پیالے (ہوں گے)	اور

اس میں بلند تخت ہوں گے ○ اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے ○ اور

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ

مظاہرِ قدرت کی طرف اشارہ

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾	وَّ	زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾	اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ
صف در صف لگے ہوئے گاؤ تکیے (ہوں گے)	اور	بچھے ہوئے عمدہ قالین (ہوں گے)	تو کیا وہ نہیں دیکھتے

صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے ○ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے ○ تو کیا وہ اونٹ کو

(1)...... "ضَرِیْع" عرب میں ایک خاردار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بدمزہ اور سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہوگا اور عذاب پانے والوں کے بہت سے طبقے ہوں گے، ان میں بعض کو زقوم (تھوہڑ کا درخت) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو غِسْلِیْن یعنی دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اقسام کی وجہ سے قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کیلئے مختلف اشیاء بیان کی گئی ہیں۔

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾

رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾	كَيْفَ	اِلَى السَّمَآءِ	وَ	خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾	كَيْفَ	اِلَى الْاِبِلِ
اسے اونچا کیا گیا ہے	کیسا	آسمان کی طرف	اور	اسے بنایا گیا ہے	کیسا	اونٹ کی طرف

نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے ○ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے ○

وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ

كَيْفَ	اِلَى الْاَرْضِ	وَ	نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾	كَيْفَ	اِلَى الْجِبَالِ	وَ
کیسے	زمین کی طرف	اور	اسے قائم کیا گیا ہے	کیسے	پہاڑوں کی طرف	اور

اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے ○ اور زمین کو، کیسے

سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ ۟ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ

لَسْتَ	مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾	اِنَّمَآ اَنْتَ	فَذَكِّرْ (1)	سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾
تم نہیں ہو	نصیحت کرنے والے (ہو)	تم تو صرف	تو تم نصیحت کرو	اسے بچھایا گیا ہے

بچھائی گئی ہے ○ تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو ○ تم کچھ

عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ﴿۲۳﴾

كَفَرَ ﴿۲۳﴾	وَ	تَوَلّٰى	مَنْ	اِلَّا	بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ (2)	عَلَيْهِمْ
کفر کیا	اور	منہ پھیرا	جس نے	مگر	زبردستی کرنے والے	ان پر

ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو ○ ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا ○

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ

اِلَيْنَآ	اِنَّ	الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ (3)	اللّٰهُ	فَيُعَذِّبُهُ
ہماری طرف (ہی)	بیشک	بہت بڑا عذاب	اللہ	تو عذاب دے گا اسے

تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا ○ بیشک ہماری ہی طرف

تبلیغ و نصیحت سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تلقین و تسلی

1 ......اس آیت میں خطاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہے لیکن ہمیں بھی یہی حکم ہے کہ جو سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ دوسروں کو سمجھائے۔

2 ......اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ کفار کو مسلمان کر کے ہی چھوڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احسن طریقے سے پہنچا دینا آپ کا کام ہے، اس کے بعد اگر ایک بھی شخص ایمان نہ لائے تو آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

3 ......بڑے عذاب سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

اِیَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾ ع

اِیَابَهُمْ ﴿٢٥﴾	ثُمَّ	اِنَّ	عَلَیْنَا	حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾
ان کا لوٹنا (ہے)	پھر	بیشک	ہم پر (ہی)	ان کا حساب (لینا ہے)

ان کا لوٹنا ہے ○ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے ○

آیات:30 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَ

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ (1)	وَ	لَیَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ (2)	وَّ	الشَّفْعِ (3)	وَ	الْوَتْرِ ﴿٣﴾ (4)	وَ
صبح کی قسم	اور	دس راتوں (کی)	اور	جفت	اور	طاق (کی)	اور

صبح کی قسم ○ اور دس راتوں کی ○ اور جفت اور طاق کی ○ اور

الَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ﴿٤﴾ ج هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ ط

الَّیْلِ (5)	اِذَا	یَسْرِ ﴿٤﴾	هَلْ	فِیْ ذٰلِكَ	قَسَمٌ	لِّذِیْ حِجْرٍ ﴿٥﴾
رات (کی)	جب	وہ چل پڑے	کیا	اس (قسم) میں	قسم (ہے)	عقل والے کے لئے

رات کی جب وہ چل پڑے ○ کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟ ○

عقل مند کے لئے کس چیز کی قسم ہے؟

1 ...... اِس صبح سے پہلی محرم کی، یا یکم ذی الحجہ کی، یا عید الاضحیٰ کی، یا ہر دن کی صبح مراد ہے۔ 2 ...... ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں، یا محرم الحرام کے پہلے عشرے کی دس راتیں مراد ہیں۔ 3 ...... جفت سے ذوالحجہ کی 10 تاریخ، یا مخلوق، یا 2 اور 4 رکعت والی نمازیں مراد ہیں۔

4 ...... طاق سے ذوالحجہ کی 9 تاریخ، یا اللہ تعالیٰ کی ذات، یا 3 رکعت والی نماز یعنی مغرب مراد ہے۔

5 ...... اس رات سے خاص مزدلفہ کی رات، یا شبِ قدر، یا ہر رات مراد ہے اور رات کے چلنے سے مراد اس کا گزرنا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶ اِرَمَ

اِرَمَ	بِعَادٍ ۝۶ (1)	رَبُّكَ	فَعَلَ	كَیْفَ	اَلَمْ تَرَ
(وہ) ارم (کے لوگ)	عاد کے ساتھ	تمہارے رب (نے)	کیا	کیسا	کیا تم نے نہ دیکھا

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ ۝ اِرم (کے لوگ)،

ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۝۸ وَ

وَ	فِی الْبِلَادِ ۝۸	مِثْلُهَا (2)	لَمْ یُخْلَقْ	الَّتِیْ	ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷
اور	شہروں میں	ان جیسا	نہ پیدا کیا گیا	وہ جو	ستونوں (جیسے قد) والے

ستونوں (جیسے قد) والے ۝ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ۝ اور

ثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۹ وَ

وَ	بِالْوَادِ ۝۹	الصَّخْرَ	جَابُوا	الَّذِیْنَ	ثَمُوْدَ
اور	وادی میں	پتھر کی چٹانیں	کاٹیں	جنہوں نے	ثمود (کے ساتھ)

ثمود (کے ساتھ) جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں ۝ اور

فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝۱۰ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۝۱۱

فِی الْبِلَادِ ۝۱۱	طَغَوْا	الَّذِیْنَ	فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝۱۰ (3)
شہروں میں	سرکشی کی	جنہوں نے	میخوں والے فرعون (کے ساتھ)

فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا ۝ جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی ۝

فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۝۱۲ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ

رَبُّكَ	عَلَیْهِمْ	فَصَبَّ	الْفَسَادَ ۝۱۲	فِیْهَا	فَاَكْثَرُوْا
تمہارے رب (نے)	ان پر	تو برسایا	فساد	ان میں	پھر بہت پھیلایا

پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ۝ تو ان پر تمہارے رب نے

1 ...... قومِ عاد دو تھیں: (1) عادِ اولیٰ، (2) عادِ اُخریٰ۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عادِ ارم بھی کہتے ہیں۔

2 ...... قومِ عاد کی قوت و طاقت اور قد و قامت کے بارے میں بہت کچھ مروی ہے جس میں بہت کچھ اسرائیلی روایات میں سے ہے لیکن یہ بات قطعی ہے جو قرآن میں بیان کی گئی کہ وہ غیر معمولی قوت وطاقت اور قد کاٹھ والے تھے۔

3 ...... فرعون نے جس کو سزا دینا ہوتی اس کے ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ دیتا یا ہاتھ پاؤں میں ہی میخیں گاڑ دیتا تھا۔

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ

الْاِنْسَانُ	فَاَمَّا	لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾	رَبَّكَ	اِنَّ	سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾
آدمی	پس بہر حال	ضرور دیکھ رہا ہے	تمہارا رب	بیشک	عذاب کا کوڑا

عذاب کا کوڑا برسایا ○ بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے ○ تو بہر حال آدمی کو

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ

فَيَقُوْلُ	نَعَّمَهٗ	وَ	فَاَكْرَمَهٗ	رَبُّهٗ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ[1]
تو وہ کہتا ہے	نعمت دے اسے	اور	پس عزت دے اسے	اس کا رب	جب آزمائے اسے

جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ

رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ

فَقَدَرَ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ	اَمَّآ	وَ	اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾	رَبِّيْٓ
پس تنگ کر دے	جب وہ آزمائے اسے	بہر حال	اور	عزت دی مجھے	میرے رب (نے)

میرے رب نے مجھے عزت دی ○ اور بہر حال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق

عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ ج كَلَّا

كَلَّا	اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾	رَبِّيْٓ	فَيَقُوْلُ	رِزْقَهٗ	عَلَيْهِ
ہر گز نہیں	ذلیل کر دیا مجھے	میرے رب (نے)	تو وہ کہتا ہے	اس کا رزق	اس پر

اس پر تنگ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ○ ہر گز نہیں

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ ۙ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ

لَا تَحٰٓضُّوْنَ	وَ	الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾	لَّا تُكْرِمُوْنَ	بَلْ
ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے	اور	یتیم (کی)	تم عزت نہیں کرتے	بلکہ

بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ○ اور تم ایک دوسرے کو

[1]......اللہ تعالیٰ بندوں کو مال و دولت اور نعمت و عزت دے کر اور واپس لے کر آزماتا ہے۔ اس میں مومن و مخلص اور مطیع و فرمانبردار تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا، نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر کرتا ہے، لیکن غافل اور جاہل کا طرزِ عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اگر اسے نعمت و عزت کے ذریعے آزمایا جائے تو وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا، نعمت پر شکرِ الٰہی ادا کرنے اور اُسے فضلِ الٰہی قرار دینے کی بجائے اپنا حق سمجھتا، اسے اپنا کمال یا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی دلیل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ اُسے رزق کی تنگی میں مبتلا کر کے یا دوسری تکالیف کے ذریعے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کرتا،

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ

وَّ	اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾	التُّرَاثَ	تَاْكُلُوْنَ	وَ	عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾
اور	جمع کر کے کھاجانا	میراث کاسارامال	تم کھاجاتے ہو	اور	مسکین کو کھلانے پر

مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے ○ اور میراث کاسارامال جمع کر کے کھاجاتے ہو ○ اور

تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ

الْاَرْضُ	دُكَّتِ	اِذَا	كَلَّاۤ	حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾	الْمَالَ	تُحِبُّوْنَ [1]
زمین	ریزہ ریزہ کردی جائے گی	جب	ہاں ہاں	بہت زیادہ محبت	مال (سے)	محبت رکھتے ہو

مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو ○ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ

دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾	الْمَلَكُ	وَ	رَبُّكَ	جَآءَ	وَّ	دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾
قطار در قطار (آئیں گے)	فرشتے	اور	تمہارے رب (کا حکم)	آئے گا	اور	خوب ریزہ ریزہ کرنا

کردی جائے گی ○ اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے) ○

وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ

وَ	الْاِنْسَانُ	یَّتَذَكَّرُ	یَوْمَىٕذٍ	جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ	وَ
اور	آدمی	سوچے گا	اس دن	اس دن جہنم لائی جائے گی	اور

اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور

اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

یٰلَیْتَنِیْ	یَقُوْلُ	الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾	لَهُ	اَنّٰى
اے کاش	وہ کہے گا	سوچنے کا وقت	اس کے لئے	(اب) کہاں (ہے)

اب اس کے لئے سوچنے کا وقت کہاں؟ ○ وہ کہے گا: اے کاش کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہر ایک کے سامنے جاکر واویلا کرتا یا اس چیز کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مردودیت کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ طرزِ عمل حقیقی مسلمان کی شان کے برخلاف ہے۔

[1]......ان آیات میں کفار کی ذلت و رسوائی کے یہ اسباب بیان کئے گئے ہیں (1) یتیم کی عزت نہ کرنا۔(2) مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا۔(3) حقداروں کا مالِ وراثت ہڑپ کر جانا۔(4) مال سے بہت زیادہ محبت رکھنا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنی عملی حالت پر غور کرنے کی شدید حاجت ہے۔

مال کے پرستاروں کو روزِ حشر کی یاد دہانی اور تنبیہ

عذابِ الٰہی کی شدت

قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ

فَيَوْمَئِذٍ	لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ [1]	قَدَّمْتُ
تو اس دن	اپنی (اخروی) زندگی کے لئے (یا) اپنی (دنیاوی) زندگی میں	میں نے آگے بھیجی ہوتی (کوئی نیکی)

میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی ○ تو اس دن

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ

لَا يُوْثِقُ	وَّ	اَحَدٌ ﴿٢٥﴾	عَذَابَهٗۤ	لَّا يُعَذِّبُ
نہیں باندھے گا	اور	کوئی ایک	اللہ کے عذاب (کی طرح)	عذاب نہ کرے گا

اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا ○ اور اس کے باندھنے کی طرح

متقین جنت کو ملنے والی بشارت کی طرف اشارہ

وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْۤ

ارْجِعِيْۤ	النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾	يٰۤاَيَّتُهَا	اَحَدٌ ﴿٢٦﴾	وَثَاقَهٗۤ
تو لوٹ	اطمینان والی جان	اے	کوئی ایک	اس کے باندھنے (کی طرح)

کوئی نہ باندھے گا ○ اے اطمینان والی جان ○ اپنے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ

فَادْخُلِيْ	مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾	رَاضِيَةً	اِلٰى رَبِّكِ [2]
پھر داخل ہو جا	(اس کی بارگاہ میں) پسندیدہ	(اس سے) راضی	اپنے رب کی طرف

اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو ○ پھر میرے خاص بندوں میں

فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾	ادْخُلِيْ	وَ	فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ [3]
میری جنت (میں)	داخل ہو جا	اور	میرے خاص بندوں میں

داخل ہو جا ○ اور میری جنت میں داخل ہو جا ○

رکوع ١٤

1 ...... یہاں زندگی سے مراد یا دنیاوی زندگی ہے یا اُخروی زندگی، پہلی صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے کہ کاش میں دنیاوی زندگی میں کچھ نیکیاں کما کر آگے بھیج دیتا۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ کاش میں نے آخرت کی دائمی زندگی کے لئے کچھ بھیج دیا ہوتا۔ 2 ...... رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی رحمت، قرب اور حضوری میں حاضر ہونا ہے۔ 3 ...... اس آیت سے نیک لوگوں کی معیت و قرب کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالٰی نے پہلے مخلص مومن کو نیک بندوں کی معیت میں جانے کا فرمایا، پھر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ نیکوں کی صحبت اصلاحِ قلب اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔

آیات:20 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کے مشقت میں رہنے کا قسمیہ بیان

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ

لَاۤ اُقْسِمُ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ (1)	وَ	اَنْتَ	حِلٌّۢ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾	وَ
مجھے قسم ہے	اس شہر کی	اور (جبکہ)	تم	جلوہ گر (ہو)	اس شہر میں	اور

مجھے اِس شہر کی قسم ○ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ○ اور

وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا

وَالِدٍ (2)	وَّ	مَا وَلَدَ ﴿۳﴾	لَقَدْ	خَلَقْنَا
باپ (کی قسم)	اور	اس کی اولاد (کی)	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی ○ یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو

کفارِ قریش کے ایک سردار کے گمان اور مقولے کی طرف اشارہ

الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ

الْاِنْسَانَ	فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾	اَیَحْسَبُ	اَنْ	لَّنْ یَّقْدِرَ
انسان (کو)	مشقت میں (رہتا)	کیا آدمی سمجھتا ہے	کہ	ہرگز قدرت نہ پائے گا

مشقت میں رہتا پیدا کیا ○ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت

1 ...... اس آیت میں شہر سے مراد مکۂ مکرمہ ہے، یہ شہر اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی معزز و مکرم ہے اور اسے یہ عظمت نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

2 ...... یہاں باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد سے مراد حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یا باپ سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولاد سے آپ کی ذریت مراد ہے، یا والد سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اولاد سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مراد ہے۔

وقف لازم

عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝٥ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦ ط

مَالًا لُّبَدًا ۝٦ [1]	اَهْلَكْتُ	يَقُوْلُ	اَحَدٌ ۝٥	عَلَيْهِ
ڈھیروں مال	میں نے ختم کردیا	وہ کہتا ہے	کوئی ایک	اس پر

نہیں پائے گا ۝ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کردیا ۝

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝٧ ط اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ

لَّهٗ	اَلَمْ نَجْعَلْ	اَحَدٌ ۝٧	لَّمْ يَرَهٗۤ	اَنْ	اَيَحْسَبُ
اس کی	کیا ہم نے نہ بنائیں	کسی ایک (نے)	نہیں دیکھا اسے	کہ	کیا وہ سمجھتا ہے

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا ۝ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں

عَيْنَيْنِ ۝٨ لا وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ لا وَهَدَيْنٰهُ

هَدَيْنٰهُ	وَ	شَفَتَيْنِ ۝٩	وَّ	لِسَانًا	وَ	عَيْنَيْنِ ۝٨
ہم نے دکھائے اسے	اور	دو ہونٹ	اور	ایک زبان	اور	دو آنکھیں

نہ بنائیں ۝ اور ایک زبان اور دو ہونٹ ۝ اور ہم نے اسے دو راستے

النَّجْدَيْنِ ۝١٠ ج فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ صلے وَ

وَ	الْعَقَبَةَ ۝١١	فَلَا اقْتَحَمَ	النَّجْدَيْنِ ۝١٠ [2]
اور	گھاٹی (میں)	پھر کیوں نہ سوچے سمجھے بغیر کود پڑا	دو راستے

دکھائے ۝ پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا ۝ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢ ط فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ لا اَوْ اِطْعٰمٌ

اِطْعٰمٌ	اَوْ	فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣	الْعَقَبَةُ ۝١٢	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ
کھانا کھلانا	یا	(کسی کی غلامی سے) گردن چھڑانا	(وہ) گھاٹی	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے

تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ ۝ کسی بندے کی گردن چھڑانا ۝ یا بھوک کے دن میں

(حاشیہ: کفار کو نعمتوں کی یاد دہانی اور تنبیہ — اعمالِ صالحہ کی گھاٹی کی تفصیل)

1 ......بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام بہت سخت ہے، اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو رشوت کے ذریعے دنیا کا عہدہ اور منصب حاصل کرنے اور شادی کی ناجائز رسمیں پوری کرنے کے لئے بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی درس حاصل کریں کہ جو ظاہری طور پر تو نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں لیکن ان کی نیت یہ ہے کہ اس عمل سے لوگ ان کی واہ واہ کریں اور لوگوں میں ان کی نیک نامی مشہور ہو۔

2 ......مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے اچھائی اور برائی کے دو راستے مراد ہیں جو جنت یا جہنم تک پہنچاتے ہیں۔

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ (1)	يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾	اَوْ	مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ (2)
بھوک والے دن میں	رشتہ دار یتیم (کو)	یا	خاک نشین مسکین (کو)

کھانا دینا○رشتہ دار یتیم کو○یا خاک نشین مسکین کو○

اعمالِ صالحہ قبول ہونے کی بنیادی شرط

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

ثُمَّ	كَانَ	مِنَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا (3)	وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ
پھر	وہ ہو	ان لوگوں میں سے جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے آپس میں نصیحتیں کیں	صبر کی

پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور

باعمل مسلمانوں اور کفار کے انجام میں فرق

وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾

وَ	تَوَاصَوْا	بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾
اور	آپس میں تاکیدیں کیں	مہربانی کی	یہ لوگ	دائیں طرف والے (ہیں)

آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں○یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں○

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِنَا	هُمْ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	وہ

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی

اَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ ع

اَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ﴿١٩﴾	عَلَيْهِمْ	نَارٌ	مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾
بائیں طرف والے (ہیں)	ان پر	آگ (ہوگی)	(ہر طرف سے) بند کی ہوئی

بائیں طرف والے ہیں○ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی○

ع ۱۵

1 ......حدیثِ پاک میں ہے: جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی سر بند شراب) پلائے گا۔(ترمذی، ۴/۲۰۴، الحدیث: ۲۴۵۷) 2 ......حدیثِ پاک میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تھکے مسلسل شب بیداری کرنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔(مسلم، ص۱۵۹۲، الحدیث: ۴۱(۲۹۸۲))

3 ......ایمان کے بغیر اچھی جگہوں پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا، لہٰذا جو کافر راہِ خدا میں خرچ پر ثواب چاہتا ہو تو اسے پہلے توحید و رسالت پر ایمان لانا

آیات:15 | رکوع:01

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۪ۙ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۪ۙ﴿۲﴾ وَ

وَالشَّمْسِ (1)	وَ	ضُحٰىهَا ﴿۱﴾	وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	تَلٰىهَا ﴿۲﴾	وَ
سورج کی قسم	اور	اس کی روشنی (کی)	اور	چاند (کی)	جب	وہ پیچھے آئے اس کے	اور

سورج اور اس کی روشنی کی قسم ○ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے ○ اور

النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۪ۙ﴿۳﴾ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ۪ۙ﴿۴﴾ وَ

النَّهَارِ	اِذَا	جَلّٰىهَا ﴿۳﴾	وَ	الَّیْلِ	اِذَا	یَغْشٰىهَا ﴿۴﴾	وَ
دن (کی)	جب	وہ چمکائے اس (سورج) کو	اور	رات (کی)	جب	وہ چھپا دے اسے	اور

دن کی جب وہ سورج کو چمکائے ○ اور رات کی جب وہ سورج کو چھپا دے ○ اور

السَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۪ۙ﴿۵﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا

السَّمَآءِ	وَ	مَا	بَنٰىهَا ﴿۵﴾	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا
آسمان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	بنایا اسے	اور	زمین (کی)	اور	(اس کی) جس نے

آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم ○ اور زمین کی اور اس کے

مخلوقات کی قسمیں ارشاد فرما کر کامیاب اور ناکام انسانوں کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ضروری ہے ورنہ دنیا میں تو بدلہ مل جائے گا لیکن آخرت میں نہیں۔

1 ...... اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور وحدانیت کا اظہار کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ مخلوق کے عظیم منافع وابستہ ہیں اور ان میں غور و فکر کرکے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتا ہے۔

طَحٰىهَا ۝۶ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا

طَحٰىهَا ۝۶	وَ	نَفْسٍ	وَّ	مَا	سَوّٰىهَا ۝۷	فَاَلْهَمَهَا
پھیلایا اسے	اور	جان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	ٹھیک بنایا اسے	پھر دل میں ڈالی اس کے

پھیلانے والے کی قسم ۝ اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ۝ پھر اس کی نافرمانی

فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

فُجُوْرَهَا	وَ	تَقْوٰىهَا ۝۸	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ
اس کی نافرمانی	اور	اس کی پرہیزگاری (کی سمجھ)	بیشک	وہ کامیاب ہوا	جس نے

اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی ۝ بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا

زَكّٰىهَا ۝۹ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰

زَكّٰىهَا ۝۹ (1)	وَ	قَدْ	خَابَ	مَنْ	دَسّٰىهَا ۝۱۰
پاک کرلیا اس (نفس) کو	اور	بیشک	وہ ناکام ہوا	جس نے	(گناہوں میں) چھپادیا اسے

وہ کامیاب ہوگیا ۝ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہوگیا ۝

قومِ ثمود کے احوال اور انجام کی طرف اشارہ

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝۱۲

كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ	بِطَغْوٰىهَاۤ ۝۱۱	اِذِ انْۢبَعَثَ	اَشْقٰىهَا ۝۱۲ (2)
جھٹلایا	(قومِ) ثمود (نے)	اپنی سرکشی سے	جس وقت اٹھ کھڑا ہوا	اس کا سب سے بڑا بدبخت آدمی

قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ۝ جس وقت ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا ۝

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ

فَقَالَ	لَهُمْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	نَاقَةَ اللّٰهِ	وَ
تو فرمایا	ان سے	اللہ کے رسول (نے)	(بچو) اللہ کی اونٹنی	اور

تو اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اور

1 ...... اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اسے گناہوں میں چھپادینا ناکامی کا سبب ہے۔ نفس برائیوں سے اسی وقت پاک ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کی جائے، لہٰذا جو شخص حقیقی کامیابی حاصل کرنا اور ناکامی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرکے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

2 ...... یہ سب سے بڑا بدبخت آدمی قدار بن سالف تھا۔

سُقْيٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا

فَعَقَرُوْهَا	فَكَذَّبُوْهُ	سُقْيٰهَا ﴿١٣﴾
تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس (اونٹنی) کی	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	اس کے پینے کی باری (سے)

اس کی پینے کی باری سے بچو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ

بِذَنْۢبِهِمْ	رَبُّهُمْ	عَلَيْهِمْ	فَدَمْدَمَ
ان کے گناہ کے سبب	ان کے رب (نے)	ان پر	تو تباہی ڈال دی

تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر

فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾

عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾ [1]	لَا يَخَافُ	وَ	فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾
اس (بستی والوں) کے پیچھا کرنے (سے)	وہ نہیں ڈرتا	اور	پھر برابر کر دیا اس (بستی) کو

ان کی بستی کو برابر کر دیا ○ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں ○

ع ١٥ / ١٦

آیات: 21 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

[1]...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی کو ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں کیونکہ کسی کو اس کے آگے دم مارنے کی مجال نہیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ عذاب نازل ہونے کے بعد وہ انہیں ایذا پہنچا سکے۔

لوگوں کی کوشش مختلف ہونے کا قسمیہ بیان

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَمَا

وَالَّيۡلِ	اِذَا	يَغۡشٰى ﴿۱﴾	وَ	النَّهَارِ (1)	اِذَا	تَجَلّٰى ﴿۲﴾	وَ	مَا
رات کی قسم	جب	وہ چھا جائے	اور	دن (کی)	جب	وہ روشن ہو	اور	(اس کی) جس نے

رات کی قسم جب وہ چھا جائے ○ اور دن کی جب وہ روشن ہو ○ اور

آسانی کا اہل بنانے والے اعمال

خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓى ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا

خَلَقَ	الذَّكَرَ	وَ	الۡاُنۡثٰٓى ﴿۳﴾	اِنَّ	سَعۡيَكُمۡ	لَشَتّٰى ﴿۴﴾	فَاَمَّا
پیدا کیا	مذکر	اور	مؤنث (کو)	بیشک	تمہاری کوشش	ضرور مختلف (ہے)	پس بہر حال

مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی ○ بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے ○ تو بہر حال وہ

مَنۡ اَعۡطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰى ۙ﴿۶﴾

مَنۡ	اَعۡطٰى	وَ	اتَّقٰى ﴿۵﴾	وَ	صَدَّقَ	بِالۡحُسۡنٰى ﴿۶﴾ (2)
جس نے	دیا	اور	پرہیز گار بنا	اور	سچا مانا	سب سے اچھی (راہ) کو

جس نے دیا اور پرہیز گار بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا ○

تنگی میں مبتلا کرنے والے اعمال

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ

فَسَنُيَسِّرُهٗ	لِلۡيُسۡرٰى ﴿۷﴾	وَ	اَمَّا	مَنۡ	بَخِلَ
تو عنقریب ہم آسانی دیں گے اسے	سب سے آسان چیز کے لئے	اور	بہر حال	جس نے	بخل کیا

تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے ○ اور رہا وہ جس نے بخل کیا

وَاسۡتَغۡنٰى ۙ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ

وَ	اسۡتَغۡنٰى ﴿۸﴾	وَ	كَذَّبَ	بِالۡحُسۡنٰى ﴿۹﴾	فَسَنُيَسِّرُهٗ
اور	بے پروا بنا	اور	جھٹلایا	سب سے اچھی (راہ) کو	تو عنقریب ہم مہیا کر دیں گے اسے

اور بے پروا بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا ○ تو بہت جلد ہم اسے

(1)..... رات اور دن اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں، اسی طرح رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات کا آنا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اگر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رہے تو مخلوق کے لئے اپنی معاشی ضروریات پورا کرنا ممکن نہ رہے گا اور اگر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رہے تو مخلوق کا چین، سکون اور راحت ختم ہو جائے گی۔ عقلمند لوگ اس میں بھی غور کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ (2)..... اس سے مراد ملت اسلام ہے۔

بخل کرنے والوں کا نتیجہ

لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾ وَ مَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا

لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾	وَ	مَا يُغْنِىْ	عَنْهُ	مَالُهٗۤ	اِذَا
سب سے بڑی مشکل کا (راستہ)	اور	کام نہیں آئے گا	اس سے (اسے)	اس کا مال	جب

دشواری مہیا کردیں گے ○ اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال

ہدایت کی ذمہ داری اور دنیا و آخرت کی ملکیت

تَرَدّٰى ﴿١١﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾ وَ اِنَّ

تَرَدّٰى ﴿١١﴾	اِنَّ	عَلَيْنَا	لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾	وَ	اِنَّ
وہ ہلاکت میں پڑے گا	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	ضرور ہدایت فرمانا	اور	بیشک

اسے کام نہ آئے گا ○ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے ○ اور بیشک

جہنم کا حقدار شخص

لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ﴿١٣﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

لَنَا	لَلْاٰخِرَةَ	وَ	الْاُوْلٰى ﴿١٣﴾	فَاَنْذَرْتُكُمْ	نَارًا
ہماری ہی ملک (ہے)	ضرور آخرت	اور	دنیا	تو میں ڈرا چکا تمہیں	(اس) آگ (سے)

آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں ○ تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا

تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِىْ

تَلَظّٰى ﴿١٤﴾	لَا يَصْلٰىهَاۤ	اِلَّا	الْاَشْقَى ﴿١٥﴾	الَّذِىْ
جو بھڑک رہی ہے	نہیں داخل ہوگا اس میں	مگر	بڑا بد بخت	وہ جس نے

جو بھڑک رہی ہے ○ اس میں بڑا بد بخت ہی داخل ہوگا ○ جس نے

جہنم سے بچائے جانے والا شخص

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿١٦﴾ وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾

كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿١٦﴾	وَ	سَيُجَنَّبُهَا	الْاَتْقَى ﴿١٧﴾ (1)
جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	اور	دور رکھا جائے گا اس (آگ) سے	سب سے بڑا پرہیزگار

جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا ○

(1)...... تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے پرہیزگار سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ اس سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے 6 فضائل معلوم ہوئے (1) گناہوں سے محفوظ رہیں گے کیونکہ سب سے بڑے متقی ہیں۔ (2) انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔ (3) جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لئے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔ (4) سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ (5) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں۔ (6) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ

الَّذِیْ يُؤْتِیْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۱۸ۚ وَ مَا					
الَّذِیْ	يُؤْتِیْ	مَالَهٗ	يَتَزَكّٰى ۱۸	وَ	مَا
وہ جو	دیتا ہے	اپنا مال	(تاکہ) پاکیزگی حاصل کرے	اور	نہیں (ہے)
جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے ○ اور کسی کا					

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۱۹ۙ اِلَّا				
لِاَحَدٍ	عِنْدَهٗ	مِنْ نِّعْمَةٍ (1)	تُجْزٰۤى ۱۹	اِلَّا
کسی ایک کے لئے	اس کے نزدیک (پر)	کچھ احسان	(جس کا) بدلہ دیا جانا ہو	لیکن
اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو ○ صرف				

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۲۰ۚ وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى ۲۱ع		
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۲۰	وَ	لَسَوْفَ يَرْضٰى ۲۱
اپنے سب سے بلند (شان والے) رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	اور	ضرور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا
اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے ○ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا ○		

ع ۱۷ | ۲۱

آیات: 11 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَنْہ کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی رب تعالیٰ دے رہا ہے۔

1 ...... جب حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ حضرتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ان پر کوئی احسان ہو گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فعل محض رضائے الٰہی کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں۔

قسموں کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان کا بیان

وَ الضُّحٰىۙ(۱) وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰىۙ(۲) مَا وَدَّعَكَ

وَ الضُّحٰى ۞(۱)[1]	وَ	الَّیْلِ	اِذَا	سَجٰى ۞(۲)	مَا وَدَّعَكَ
چڑھتے دن کے وقت کی قسم	اور	رات (کی)	جب	وہ ڈھانپ دے	نہیں چھوڑا تجھے

چڑھتے دن کے وقت کی قسم ○ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے ○ تمہارے رب نے

رَبُّكَ وَ مَا قَلٰىؕ(۳) وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ

رَبُّكَ	وَ	مَا قَلٰى ۞(۳)	وَ	لَلْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ
تیرے رب (نے)	اور	نہ ناپسند کیا	اور	بیشک آخرت (یا) ہر پچھلی (گھڑی)	بہتر (ہے)

نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا ○ اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی

لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ(۴) وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ

لَّكَ	مِنَ الْاُوْلٰى ۞(۴)[2]	وَ	لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ	رَبُّكَ
تمہارے لئے	دنیا (یا) پہلی (گھڑی) سے	اور	ضرور عنقریب دے گا تجھے	تیرا رب

پہلی سے بہتر ہے ○ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر خاص فضلِ الٰہی کا بیان

فَتَرْضٰىؕ(۵) اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى۪(۶) وَ وَجَدَكَ

فَتَرْضٰى ۞(۵)	اَلَمْ یَجِدْكَ	یَتِیْمًا	فَاٰوٰى ۞(۶)	وَ وَجَدَكَ
تو تم راضی ہو جاؤ گے	کیا اس نے نہیں پایا تجھے	یتیم	پھر جگہ دی	اور اس نے پایا تجھے

کہ تم راضی ہو جاؤ گے ○ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ○ اور اس نے تمہیں

ضَآلًّا فَهَدٰى۪(۷) وَ وَجَدَكَ عَآىٕلًا فَاَغْنٰىؕ(۸)

ضَآلًّا	فَهَدٰى ۞(۷)	وَ وَجَدَكَ	عَآىٕلًا	فَاَغْنٰى ۞(۸)
(اپنی محبت میں) گم	تو (اپنی طرف) راہ دی	اور اس نے پایا تجھے	حاجت مند	تو غنی کر دیا

اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی ○ اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا ○

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک "ضُحٰی" سے وہ وقت مراد ہے جس وقت سورج بلند ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک یہاں "ضُحٰی" سے پورا دن مراد ہے۔

2 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، بیشک تمہارے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں آپ کے لئے بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں اور ایک معنی یہ ہے کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ(۹) وَ اَمَّا السَّآىٕلَ

فَاَمَّا	الْیَتِیْمَ	فَلَا تَقْهَرْ(۹)	وَ	اَمَّا	السَّآىٕلَ
توبہر حال	یتیم (پر)	توتم سختی نہ کرو	اور	بہر حال	مانگنے والے (کو)

تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو۔ اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یتیم و سائل پر شفقت کا حکم

فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰) وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۠(۱۱)

فَلَا تَنْهَرْ(۱۰)	وَ	اَمَّا	بِنِعْمَةِ رَبِّكَ[1]	فَحَدِّثْ(۱۱)
توتم نہ جھڑکو	اور	بہر حال	اپنے رب کی نعمت کا	توتم خوب چرچا کرو

نہ جھڑکو۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

نعمت الٰہی کے چرچے کا حکم

ع ١٨

آیات:08 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَۙ(۱) وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَۙ(۲)

اَلَمْ نَشْرَحْ	لَكَ	صَدْرَكَ(۱)	وَ وَضَعْنَا	عَنْكَ	وِزْرَكَ(۲)[2]
کیا ہم نے کشادہ نہ کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا سینہ	اور ہم نے اتار دیا	تم سے	تمہارا بوجھ

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟ اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر انعامات الٰہیہ

1 ...... یہاں نعمت سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائیں اور وہ نعمتیں بھی مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وعدہ فرمایا ہے اور نعمتوں کا چرچا کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کو بیان کرنا شکر گزاری ہے۔

2 ...... اس بوجھ سے وہ غم مراد ہے جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے اُمت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلب مبارک مشغول رہتا تھا۔

الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَۙ(۳) وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَؕ(۴)

ذِكْرَكَ ؕ(۴) (1)	لَكَ	رَفَعْنَا	وَ	ظَهْرَكَ ۙ(۳)	اَنْقَضَ	الَّذِیْۤ
تمہارا ذکر	تمہارے لئے	ہم نے بلند کر دیا	اور	تمہاری پیٹھ	توڑی تھی	جس نے

جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی ○ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا ○

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ(۵) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ(۶) فَاِذَا

فَاِذَا	یُسْرًا ؕ(۶)	مَعَ الْعُسْرِ	اِنَّ	یُسْرًا ۙ(۵)	مَعَ الْعُسْرِ	فَاِنَّ
توجب	آسانی (ہے)	دشواری کے ساتھ	بیشک	آسانی (ہے)	دشواری کے ساتھ	تو بیشک

تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ توجب

تنگی کے بعد آسانی کی بشارت

عبادت کا حکم

فَرَغْتَ فَانْصَبْۙ(۷) وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ۠(۸)

ع ۸ ۱۹

فَارْغَبْ (۸)	اِلٰى رَبِّكَ	وَ	فَانْصَبْ ۙ(۷)	فَرَغْتَ
تو تم رغبت رکھو	اپنے رب ہی کی طرف	اور	تو محنت کرو	تم فارغ ہو

تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو ○ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو ○

آیات: 08 | رکوع: 01

سُوْرَةُ التِّیْنِ مَكِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... مفسرین نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر بلند ہونے کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کر دیا ہے حتی کہ کسی کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اذان، اقامت، نماز، تشہد، خطبے وغیرہ میں اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

تخلیقِ انسانی کا قسمیہ بیان

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ﴿۳﴾

وَالتِّیْنِ	وَ	الزَّیْتُوْنِ ﴿۱﴾	وَ	طُوْرِ سِیْنِیْنَ ﴿۲﴾	وَ	هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ﴿۳﴾
انجیر کی قسم	اور	زیتون (کی)	اور	طور سینا (کی)	اور	اس امن والے شہر (مکہ کی)

انجیر کی قسم اور زیتون کی ○ اور طور سینا کی ○ اور اس امن والے شہر کی ○

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾

لَقَدْ	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾
ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	سب سے اچھی صورت میں

بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ○

باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا اجر کی بشارت

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا

ثُمَّ	رَدَدْنٰهُ	اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ﴿۵﴾ [1]	اِلَّا
پھر	ہم نے پھیر دیا اسے	سب نیچوں سے زیادہ نیچے (حال کی طرف)	مگر

پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا ○ مگر

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَلَهُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	تو ان کے لئے

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لئے

کافر کو تنبیہ

اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ

اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾	فَمَا	یُكَذِّبُكَ	بَعْدُ
نہ ختم ہونے والا ثواب (ہے)	تو کیا چیز	جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے تجھے	(ان دلائل کے) بعد

بے انتہاء ثواب ہے ○ تو اب کون سی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر

[1] ......اس کا ایک معنی یہ ہے کہ انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا کرنے کے بعد اسے بڑھاپے کی طرف پھیر دیا اور اس وقت بدن کمزور، اعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پشت خم، بال سفید ہو جاتے اور جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنی ضروریات انجام دینے میں دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی شکر گزاری نہ کی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو اس کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے جہنم کے سب سے نچلے درکات کو اس کا ٹھکانہ کر دیا۔

بِالدِّيْنِ ۝٧ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨

بِالدِّيْنِ ۝٧	اَلَيْسَ	اللّٰهُ	بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨ [1]
انصاف، جزاء (کے دن) کو	کیا نہیں ہے	اللہ	سب حاکموں سے بڑا حاکم

آمادہ کرتی ہے ○ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟ ○

آیات:19 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

اِقْرَاْ [2]	بِاسْمِ رَبِّكَ	الَّذِیْ	خَلَقَ ۝١	خَلَقَ	الْاِنْسَانَ
پڑھو	اپنے رب کے نام سے	جس نے	پیدا کیا	اس نے بنایا	آدمی (کو)

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا ○ انسان کو خون کے لوتھڑے

رب کے نام سے پڑھنے کا حکم

مِنْ عَلَقٍ ۝٢ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣ الَّذِیْ

مِنْ عَلَقٍ ۝٢	اِقْرَاْ	وَ	رَبُّكَ	الْاَكْرَمُ ۝٣	الَّذِیْ
خون کے لوتھڑے سے	پڑھو	اور	تمہارا رب (ہی)	سب سے بڑا کریم (ہے)	جس نے

سے بنایا ○ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے ○ جس نے

رب تعالیٰ کی کرم نوازیاں

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو سورۂ "وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ" پڑھتے ہوئے "اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ" پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے "بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ" یعنی کیوں نہیں، یقیناً ہے اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ (ترمذی، ۵/۲۳۰، الحدیث: ۳۳۵۸)

2 ...... دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور اُمت کی تعلیم کے لئے پڑھے۔

انسان کی سرکشی اور اسے تنبیہ

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ

عَلَّمَ	بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾	عَلَّمَ	الْاِنْسَانَ (1)	مَا	لَمْ یَعْلَمْ ﴿۵﴾	كَلَّاۤ	اِنَّ
(لکھنا) سکھایا	قلم سے	اس نے سکھایا	آدمی (کو)	جو	وہ نہ جانتا تھا	ہاں ہاں	بیشک

قلم سے لکھنا سکھایا ○ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا ○ ہاں ہاں، بیشک

الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ؕ﴿۷﴾

الْاِنْسَانَ (2)	لَیَطْغٰۤی ﴿۶﴾	اَنْ	رَّاٰهُ	اسْتَغْنٰی ﴿۷﴾
آدمی	ضرور سرکشی کرتا ہے	(اس بناپر) کہ	اس نے سمجھ لیا اپنے آپ کو	غنی، بے نیاز

آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے ○ اس بناپر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ○

ایک خاص کافر کا رویّہ اور اسے تنبیہ

اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ؕ﴿۸﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ﴿۹﴾

اِنَّ	اِلٰی رَبِّكَ	الرُّجْعٰی ﴿۸﴾	اَرَءَیْتَ	الَّذِیْ	یَنْهٰی ﴿۹﴾
بیشک	تیرے رب ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تو نے دیکھا	(اس کو) جو	منع کرتا ہے

بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے ○ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ○

عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾

عَبْدًا	اِذَا	صَلّٰی ﴿۱۰﴾	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَانَ	عَلَی الْهُدٰۤی ﴿۱۱﴾
بندے (کو)	جب	وہ نماز پڑھے	بھلا دیکھو تو	اگر	وہ ہوتا	ہدایت پر

بندے کو جب وہ نماز پڑھے ○ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا ○

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ

اَوْ	اَمَرَ	بِالتَّقْوٰی ﴿۱۲﴾	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَذَّبَ
یا	وہ حکم دیتا	پرہیز گاری کا (تو کیا ہی اچھا تھا)	بھلا دیکھو تو	اگر	اس نے جھٹلایا

یا پرہیز گاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا) ○ بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا

1 ...... یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد اشیاء کے ناموں کا علم ہے۔ یا، یہاں انسان سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں کہ انہیں اللہ تعالٰی نے تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے۔

2 ...... یہاں آدمی سے مراد ابوجہل ہے، اس کے پاس کچھ مال آگیا تو اس نے لباس، سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کر دیئے اور اس کا غرور و تکبر بہت بڑھ گیا تھا اور عموماً اکثر لوگوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ مال کی فراوانی سرکشی اور گناہوں میں ڈال دیتی ہے۔

وَ تَوَلّٰى ﴿١٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	بِاَنَّ	اَلَمْ يَعْلَمْ	تَوَلّٰى ﴿١٣﴾	وَ
اللہ	کہ	کیا وہ جانتا نہیں	منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)	اور

اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)○ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ

يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا

لَنَسْفَعًا[1]	لَّمْ يَنْتَهِ	لَئِنْ	كَلَّا	يَرٰى ﴿١٤﴾
(تو) ضرور ہم پکڑ کر کھینچیں گے	وہ باز نہ آیا	ضرور اگر	ہاں ہاں	دیکھ رہا ہے

دیکھ رہا ہے○ ہاں ہاں یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر

بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾

خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾	كَاذِبَةٍ	نَاصِيَةٍ	بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾
خطا کار (ہے)	جھوٹی	(وہ) پیشانی (جو)	پیشانی (کے بالوں) سے

کھینچیں گے○ وہ پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے○

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾

الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾	سَنَدْعُ[2]	نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾	فَلْيَدْعُ
دوزخ کے فرشتوں (کو)	ابھی ہم (بھی) بلائیں گے	اپنی مجلس (کو)	تو اسے چاہئے کہ پکارے

تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے○ ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے○

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة

وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾	وَاسْجُدْ[3]	لَا تُطِعْهُ	كَلَّا
اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ	اور سجدہ کرو	تم نہ مانو اس کی (بات)	خبر دار

خبر دار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ○

نام کا فر کو سخت الفاظ میں وعید اور ایک چیلنج

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایات

ع ١٩ ٢١ السجدة ١٢

1 ...... پیشانی کے بالوں سے گھسیٹنا فرشتوں کا کام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم گھسیٹیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ 2 ...... ابو جہل نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دھمکی دی کہ وہ اپنے ہم مجلس لوگوں کو آپ سے مقابلے کیلئے بلالے گا تو اس کے جواب میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زبانیہ فرشتوں کو بلالیں گے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ 3 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

آیات:05 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

شبِ قدر کی فضیلت

شبِ قدر میں نزولِ قرآن

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ

اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ (1)	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ
بیشک	ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	شبِ قدر میں	اور	کیا معلوم تجھے

بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ

مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ ﴿۲﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕؔ ﴿۳﴾

مَا	لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾	لَیْلَةُ الْقَدْرِ	خَیْرٌ	مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾
کیا (ہے)	شبِ قدر	شبِ قدر	بہتر (ہے)	ہزار مہینوں سے

شبِ قدر کیا ہے؟ ○ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے ○

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ

تَنَزَّلُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	الرُّوْحُ	فِیْهَا	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
اترتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل	اس میں	اپنے رب کے حکم سے

اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے

(1)..... شبِ قدر انتہائی شرف و برکت والی رات ہے، اسے شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کرکے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔ (بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۵)

وقفِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۟ۙ سَلٰمٌ ۛ۫ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۟۠

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۟	سَلٰمٌ	هِیَ	حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۟
ہر کام سے (کے لئے)	سلامتی (ہے)	وہ (رات)	صبح طلوع ہونے تک

ہر کام کے لیے اترتے ہیں ○ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے ○

آیات:08 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْبَيِّنَة مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے کفار اہلِ کتاب اور مشرکین کا حال

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ

لَمْ یَكُنِ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (1)	وَ	الْمُشْرِكِیْنَ
نہ تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہلِ کتاب میں سے	اور	مشرکین

کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے

مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۟ۙ رَسُوْلٌ

مُنْفَكِّیْنَ	حَتّٰى	تَاْتِیَهُمُ	الْبَیِّنَةُ ۟	رَسُوْلٌ
(اپنا دین) چھوڑنے والے	یہاں تک کہ	آجائے ان کے پاس	روشن دلیل	(وہ) رسول (ہے)

نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ○ (یعنی) اللہ کا

1 ...... اگرچہ اہلِ کتاب اور مشرکین سب ہی کافر ہیں مگر چونکہ اہلِ کتاب کو کسی پیغمبر اور کتاب سے نسبت ہے اس لئے ان کے احکام نرم ہیں اور اگر یہ ایمان قبول کریں تو انہیں دگنا ثواب ملتا ہے۔ جب کتاب اور پیغمبر سے نسبت کفار کو اتنا فائدہ دے دیتی ہے تو جس مومن کو حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن سے خصوصی نسبت ہو جائے تو اس کو کتنا فائدہ ہو گا۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد اہلِ کتاب کا حال

مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿٢﴾ فِيْهَا كُتُبٌ

مِّنَ اللّٰهِ	يَتْلُوْا	صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾ (1)	فِيْهَا	كُتُبٌ
اللہ کی طرف سے	وہ تلاوت کرتا ہے	پاک صحیفوں (کی)	ان میں	لکھی ہوئی (ہیں)

رسول جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے ○ ان صحیفوں میں سیدھی باتیں

قَيِّمَةٌ ؕ﴿٣﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا

قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾	وَ	مَا تَفَرَّقَ (2)	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا
سیدھی (باتیں)	اور	پھوٹ میں نہ پڑے	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	مگر

لکھی ہوئی ہیں ○ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگر

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿٤﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾	وَ	مَاۤ اُمِرُوْۤا	اِلَّا
(اس کے) بعد	کہ	آگئی ان کے پاس	روشن دلیل	اور	انہیں حکم نہ دیا گیا	مگر

اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آچکی تھی ○ اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا

لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬

لِيَعْبُدُوا	اللّٰهَ	مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ
یہ کہ وہ عبادت کریں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین / عبادت

کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے،

حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ

حُنَفَآءَ	وَ	يُقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ذٰلِكَ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	وہ قائم کریں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	یہی

ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ

1 ...... اس سے مراد قرآنِ کریم ہے جو سب صحیفوں کے مضامین کی جامع کتاب ہے اور یہ ہر طرح سے پاک ہے کہ پاک جگہ سے، پاک فرشتوں کے ذریعے، پاک نبی پر آیا، پھر ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا، نیز ملاوٹ اور ردوبدل سے محفوظ ہے۔ 2 ...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ پہلے تو سب اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ نبی تشریف لائیں گے جن کی بشارت دی گئی ہے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ افروز ہوئے تو ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے بعض ان پر ایمان لائے اور بعض نے حسد اور عناد کی وجہ سے کفر اختیار کیا۔

کفار اہلِ کتاب اور مشرکین کے لئے وعید

دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ

دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ﴿۵﴾	اِنَّ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا [1]	مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ	وَ	الۡمُشۡرِکِیۡنَ
سیدھا دین (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہلِ کتاب میں سے	اور	مشرکین

سیدھا دین ہے ○ بیشک اہلِ کتاب میں جو کافر ہوئے وہ اور مشرک

فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ

فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ	خٰلِدِیۡنَ	فِیۡہَا	اُولٰٓئِکَ	ہُمۡ
(یہ سب) جہنم کی آگ میں (ہوں گے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	یہ لوگ	وہی

سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی

باعمل مسلمانوں کے لئے بشارت

شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ﴿۶﴾	اِنَّ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا
تمام مخلوق میں سب سے بدتر (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ

الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِکَ	ہُمۡ	خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ﴿۷﴾	جَزَآؤُہُمۡ	عِنۡدَ رَبِّہِمۡ
اچھے، نیک	یہ لوگ	وہی	تمام مخلوق میں سب سے بہتر (ہیں)	ان کی جزا	ان کے رب کے پاس

کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں ○ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس

جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ

جَنّٰتُ عَدۡنٍ	تَجۡرِیۡ	مِنۡ تَحۡتِہَا	الۡاَنۡہٰرُ	خٰلِدِیۡنَ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ

[1] ……اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے اور اس کی عبادت تو کرتے تھے لیکن انہوں نے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کو نہ مانا اور ان کی عزت و توقیر نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا اور کافر چاہے کتابی ہو یا مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

فِيْهَآ	اَبَدًا	رَضِيَ (1)	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ
ان میں	ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور

رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور

رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۠﴿۸﴾ ع

رَضُوْا	عَنْهُ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَشِيَ	رَبَّهٗ ﴿۸﴾
وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ (صلہ)	(اس) کے لئے جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ○

ع ۸/۲۳

آیات:08 رکوع:01

سُوْرَةُ الزِّلْزَال مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت قائم ہوتے وقت کی ہولناکیاں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ۙ وَ

اِذَا	زُلْزِلَتِ	الْاَرْضُ	زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ (2)	وَ
جب	تھرتھرا دی جائے گی	زمین	(جیسے) اس کا تھرتھرانا (طے ہے)	اور

جب زمین تھرتھرا دی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے ○ اور

1 ...... ہر ولی اور بزرگ کو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

2 ...... زمین کا یہ تھرتھرانا اس وقت ہوگا جب قیامت نزدیک ہوگی یا قیامت کے دن زمین تھرتھرائے گی۔

اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ

اَخْرَجَتِ	الْاَرْضُ	اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ [1]	وَ	قَالَ	الْاِنْسَانُ
باہر نکال دے گی	زمین	اپنے بوجھ	اور	کہے گا	آدمی

زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی ○ اور آدمی کہے گا:

مَا لَهَا ﴿۳﴾ یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾

مَا	لَهَا ﴿۳﴾	یَوْمَىٕذٍ	تُحَدِّثُ	اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ [2]
کیاہوا	اس کو	اس دن	وہ بتائے گی	اپنی خبریں

اسے کیا ہوا؟ ○ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ○

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾ یَوْمَىٕذٍ

بِاَنَّ	رَبَّكَ	اَوْحٰى	لَهَا ﴿۵﴾	یَوْمَىٕذٍ
(اس) لئے کہ	تیرے رب (نے)	حکم بھیجا	اس کو	اس دن

اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا ○ اس دن

یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾

یَّصْدُرُ	النَّاسُ	اَشْتَاتًا	لِّیُرَوْا	اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾
لوٹیں گے	لوگ	مختلف (حالتوں میں)	تاکہ انہیں دکھائے جائیں	ان کے اعمال

لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ○

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ﴿۷﴾

فَمَنْ	یَّعْمَلْ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	خَیْرًا	یَّرَهٗ ﴿۷﴾
توجو	کرے	ایک ذرے کے برابر	بھلائی	وہ دیکھے گا اسے

توجو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○

روزِ قیامت اعمال کا حساب اور مشاہدہ

1 ...... زمین کے بوجھ سے مراد اس کے اندر موجود خزانے اور مردے وغیرہ ہیں۔

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے ”زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد وعورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے، وہ کہے گی: اِس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اُس نے فلان دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی، ۴/۱۹۴، الحدیث: ۲۴۳۷) دوسری حدیثِ پاک میں ہے ”زمین سے محتاط رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھا یا برا عمل کرے گا یہ اس کی خبر دے گی۔ (معجم الکبیر، ۵/۶۵، الحدیث: ۴۵۹۶)

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۠ ﴿۸﴾

یَّرَهٗ ﴿۸﴾	شَرًّا [1]	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	یَّعْمَلْ	مَنْ	وَ
وہ دیکھے گا اسے	برائی	ایک ذرے کے برابر	کرے	جو	اور

اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

آیات: 11 | رکوع: 01

سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ مَکِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کی ناشکری کا قسمیہ بیان

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ [2]	فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾
ہانپتے ہوئے تیز دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم	پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں (کی)

ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی۔

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾	فَاَثَرْنَ	بِهٖ	نَقْعًا ﴿۴﴾
پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں (کی)	پھر اڑاتے ہیں	اس وقت	غبار

پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی۔ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں۔

1 ...... نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ”بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔ (بخاری، ۴/۲۴۱، الحدیث: ۶۴۷۸)

2 ...... ”عادیات“ سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

فَوَسَطْنَ	بِهٖ	جَمْعًا ﴿۵﴾	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لِرَبِّهٖ
پھر بیچ میں گھس جاتے ہیں	اسی وقت	(دشمن کے) لشکر (کے)	بیشک	آدمی	اپنے رب کا

پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں ○ بیشک انسان ضرور اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَ اِنَّهٗ

لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ [1]	وَ	اِنَّهٗ	عَلٰى ذٰلِكَ	لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾	وَ	اِنَّهٗ
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	اور	بیشک وہ	اس (بات) پر	ضرور گواہ (ہے)	اور	بیشک وہ

بڑا ناشکرا ہے ○ اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے ○ اور بیشک وہ

لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ

لِحُبِّ الْخَيْرِ [2]	لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾	اَفَلَا يَعْلَمُ	اِذَا	بُعْثِرَ
بھلائی (یعنی مال) کی محبت میں	ضرور سخت (ہے)	تو کیا وہ نہیں جانتا	جب	اٹھایا جائے گا

مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے ○ تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے

مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾

مَا	فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾	وَ	حُصِّلَ	مَا	فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾
(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)	اور	کھول دیا جائے گا	جو	سینوں میں (ہے)

جو قبروں میں ہیں؟ ○ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی ○

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ع

اِنَّ	رَبَّهُمْ	بِهِمْ	يَوْمَئِذٍ	لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
بیشک	ان کا رب	ان کی	اس دن	ضرور خوب خبر رکھنے والا (ہے)

بیشک ان کا رب اس دن ان کی یقیناً خوب خبر رکھنے والا ہے ○

انسان کی محبتِ مال اور اس کے نتیجے

ع ۲۵

1 ...... ناشکرے سے مراد وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔ یا، اس سے مراد گنا ہگار انسان ہے۔ یا، اس سے مراد وہ انسان ہے جو مصیبتوں کو یاد رکھے اور نعمتوں کو بھول جائے۔ 2 ...... محبتِ مال چار طرح کی ہے: (1) ایمانی محبت، جیسے حج وغیرہ کے لئے مال کی چاہت۔ (2) نفسانی محبت، جیسے اپنے آرام وراحت کے لیے مال سے رغبت۔ (3) طغیانی محبت، جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لئے مال سے محبت۔ (4) شیطانی محبت، جیسے گناہ و سرکشی کے لیے مال کی محبت۔ مال سے محبت تو مطلقاً ہوتی ہے لیکن مذموم وہ ہے جو خدا سے دور کر دے۔

آیات:11 رکوع:01

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ

مَآ اَدْرٰىكَ (2)	وَ	الْقَارِعَةُ ۝۲	مَا	اَلْقَارِعَةُ ۝۱ (1)
کیا معلوم تجھے	اور	دل دہلا دینے والی	کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی

وہ دل دہلا دینے والی ○ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ اور تجھے کیا معلوم

مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ

النَّاسُ	يَكُوْنُ	يَوْمَ	الْقَارِعَةُ ۝۳	مَا
آدمی	ہوں گے	(جس) دن	دل دہلا دینے والی	کیا (ہے)

کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ جس دن آدمی پھیلے ہوئے

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵	الْجِبَالُ	تَكُوْنُ	وَ	كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴
دھنکی ہوئی اون کی طرح	پہاڑ	ہو جائیں گے	اور	پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح

پروانوں کی طرح ہوں گے ○ اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے ○

قیامت کی ہولناکیاں

1۔۔۔۔۔قیامت کی دہشت، ہولناکی اور سختی سے تمام انسانوں کے دل دہل جائیں گے، اس لئے اسے "قَارِعَه" کہتے ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو "قَارِعَه" کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صور میں پھونک ماریں گے تو اس کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مر جائے گی۔ 2۔۔۔۔۔اگر یہاں خطاب حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے تو مراد یہ ہے کہ وحی کے بغیر آپ کو قیامت کی ہولناکی کا علم نہیں ہے، مطلق علم کی نفی مراد نہیں۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۷﴾	فَهُوَ	مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾ (1)	ثَقُلَتْ	مَنْ	فَاَمَّا
پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)	تو وہ	اس کے ترازو	بھاری ہوں گے	وہ جو	تو بہرحال

تو بہرحال جس کے ترازو بھاری ہوں گے ○ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ

فَاُمُّهٗ	مَوَازِيْنُهٗ ﴿۸﴾	خَفَّتْ	مَنْ	اَمَّا	وَ
تو اس کا ٹھکانہ	اس کے ترازو	ہلکے پڑیں گے	وہ جو	بہرحال	اور

اور بہرحال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے ○ تو اس کا ٹھکانہ

هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾	مَا هِيَهْ ﴿۱۰﴾	مَآ اَدْرٰىكَ	وَ	هَاوِيَةٌ ﴿۹﴾
شعلے مارتی ایک آگ (ہے)	وہ کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	ہاویہ (ہوگا)

ہاویہ ہوگا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ○ ایک شعلے مارتی آگ ہے ○

ترجمۂ کنزالعرفان: تو بہرحال جس کے ترازو بھاری ہوں گے ○ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○

ترجمۂ کنزالعرفان: اور بہرحال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے ○ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ○ ایک شعلے مارتی آگ ہے ○

ع ۱ | ۲۶

آیات: 08 | رکوع: 01

سُوْرَةُ التَّكَاثُر مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(1)...... قیامت کے دن مومنوں اور کفار سبھی کے اعمال کا وزن کیا جائے گا، مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی، اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور اگر گناہ غالب ہوئے اور اسے معاف نہ فرمایا گیا تو اسے مخصوص مدت تک داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی، پھر اسے داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ نیز بعض مومن ایسے ہوں گے جنہیں اعمال کا وزن کئے بغیر ہی بے حساب داخلِ جنت کر دیا جائے گا۔

طلبِ مال کی ہوس کا نتیجہ اور تخویف

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ

اَلْهٰىكُمُ	التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ (1)	حَتّٰى	زُرْتُمُ
غافل کر دیا تمہیں	زیادہ مال جمع کرنے کی طلب (نے)	یہاں تک کہ	تم نے منہ دیکھا

زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا۝ یہاں تک کہ تم نے

جہنم کو جاننے اور دیکھنے کا بیان

الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾

الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾	ثُمَّ	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾
قبروں (کا)	ہاں ہاں	عنقریب تم جان جاؤ گے	پھر	یقیناً	عنقریب تم جان جاؤ گے

قبروں کا منہ دیکھا۝ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۝ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۝

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ

كَلَّا	لَوْ	تَعْلَمُوْنَ	عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿۵﴾	لَتَرَوُنَّ
یقیناً	اگر	تم جانتے	یقینی علم (کے ساتھ تو مال سے محبت نہ رکھتے)	بیشک ضرور تم دیکھو گے

یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۝ بیشک تم ضرور جہنم کو

الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾

الْجَحِيْمَ ﴿۶﴾	ثُمَّ	لَتَرَوُنَّهَا	عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿۷﴾
جہنم (کو)	پھر	بیشک ضرور تم دیکھو گے اسے	یقین کی آنکھ (سے)

دیکھو گے۝ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۝

ہر نعمت کے متعلق سوال ہوگا

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ع﴿۸﴾

ثُمَّ	لَتُسْـَٔلُنَّ	يَوْمَئِذٍ	عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ (2)
پھر	بیشک ضرور تم سے پوچھا جائے گا	اس دن	نعمتوں کے متعلق

پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۝

ع ۲۸

1 ...... کثرتِ مال کی حرص اور اس پر اور اولاد پر فخر کا اظہار کرنا انتہائی مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی اُخروی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان بکریوں کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا مال اور عزت کی حرص انسان کے دین کو خراب کر دیتی ہے۔ (ترمذی، ۴/۱۶۶، الحدیث: ۲۳۸۳) اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔ 2...... قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہو گا چاہے وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ضرورت کی ہو، یا عیش وراحت کی حتی کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہو گا۔

آیات:03 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾

زمانے کی قسم سے انسان کے خسارے میں ہونے کا بیان

لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ [(2)]	الْاِنْسَانَ	اِنَّ	وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ [(1)]
ضرور خسارے میں (ہے)	آدمی	بیشک	زمانے کی قسم

زمانے کی قسم ○ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے ○

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

خسارے سے محفوظ لوگ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	اِلَّا
اچھے، نیک	انہوں نے عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	مگر

مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع

بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾	تَوَاصَوْا	وَ	بِالْحَقِّ	تَوَاصَوْا	وَ
صبر کی	ایک دوسرے کو وصیت کی	اور	حق کی	ایک دوسرے کو تاکید کی	اور

اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ○

ع ۲۸

1 ...... یہاں عصر سے مطلق زمانہ، یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مخصوص زمانہ مراد ہے، یا اس سے وہ وقت مراد ہے جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتا ہے، یا اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ 2 ...... بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے کہ اس کی عمر جو اس کا سرمایہ اور اصل پُونجی ہے وہ ہر دم کم ہو رہی ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو ایمان اور نیک عمل کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو ان تکلیفوں اور مشقتوں پر صبر کرنے کی وصیت کی جو دین کی راہ میں انہیں پیش آئیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خسارے میں نہیں بلکہ نفع پانے والے ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری وہ نیکی اور طاعت میں گزری ہے۔

آیات:09 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

غیبت، چغلی اور مال جمع کرنے والے کفار کے لئے وعید

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا

مَالًا	جَمَعَ	الَّذِيْ	لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ ﴿۱﴾	وَيْلٌ (1)
مال	جمع کیا	جس نے	ہر منہ پر عیب نکالنے والے پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کے لئے	خرابی (ہے)

اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے ○ جس نے مال جوڑا

وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا

كَلَّا	اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾	مَالَهٗۤ	اَنَّ	يَحْسَبُ	عَدَّدَهٗ ﴿۲﴾ (2)	وَّ
ہرگز نہیں	(دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا اسے	اس کا مال	کہ	وہ سمجھتا ہے	گن گن کر رکھا اسے	اور

اور اسے گن گن کر رکھا ○ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا ○ ہرگز نہیں،

جہنم کی آگ کی شدت کا بیان

لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۟ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾	لَيُنْۢبَذَنَّ
کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	چورا کر دینے والی میں	وہ ضرور ضرور پھینکا جائے گا

وہ ضرور ضرور چورا چورا کر دینے والی میں پھینکا جائے گا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ

1 ...... یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر اعتراضات اور ان کی غیبت کرتے تھے، جیسے اَخنس بن شُریق، اُمیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ۔ نیز اس آیت میں مذکور حکم ہر عیب جو اور غیبت کرنے والے کے لئے عام ہے۔ 2 ...... مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا چند صورتوں میں برا ہے، (1) حرام ذرائع سے مال جمع کیا جائے۔ (2) جمع شدہ مال سے شرعی حقوق ادا نہ کئے جائیں۔ (3) مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ (4) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی بجائے صرف مال کو آفات دور کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

اَلْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِیْ تَطَّلِعُ

اَلْحُطَمَةُ ۝۵	نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ (1)	الَّتِیْ	تَطَّلِعُ
چورا کر دینے والی	اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ (ہے)	وہ جو	چڑھ جائے گی

وہ چورا چورا کر دینے والی کیا ہے؟ ۝ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ۝ وہ جو دلوں پر

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ (2)	اِنَّهَا	عَلَیْهِمْ	مُّؤْصَدَةٌ ۝۸	فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹
دلوں پر	بیشک وہ	ان پر	بند کر دی جائے گی	لمبے لمبے ستونوں میں

چڑھ جائے گی ۝ بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ۝ لمبے لمبے ستونوں میں ۝

آیات: 05 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْفِیْلِ مَکِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝۱ اَلَمْ یَجْعَلْ

اَلَمْ تَرَ	كَیْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝۱ (3)	اَلَمْ یَجْعَلْ
کیا تم نے نہ دیکھا	کیسا	کیا	تیرے رب (نے)	ہاتھی والوں کے ساتھ	کیا اس نے نہ ڈالا

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ ۝ کیا اس نے

(1)...... جہنم کی آگ عام آگ کی طرح نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جہنم کی آگ ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی حتی کہ وہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ سیاہ اور اندھیری ہے۔ (ترمذی، ۴/۲۶۶، الحدیث: ۲۶۰۰) (2)...... دل ایسی چیز ہے جس میں ذرا سی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں تو جب جہنم کی آگ ان پر چڑھ جائے گی اور موت آئے گی نہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا اور دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ کفر، باطل عقائد اور فاسد نیتوں کے مقام ہیں۔ (3)...... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے صنعاء میں اس غرض سے

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ﴿۳﴾

اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾	طَيْرًا	عَلَيْهِمْ	اَرْسَلَ	وَّ	فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾	كَيْدَهُمْ
فوج در فوج	پرندے	ان پر	بھیجے	اور	تباہی میں	ان کا مکر و فریب

ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا ○ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے ○

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾	فَجَعَلَهُمْ	بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾	تَرْمِيْهِمْ
کھائے ہوئے بھوسے کی طرح	تو اس نے کر ڈالا انہیں	کنکر کے پتھروں سے	وہ مارتے تھے انہیں

جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے ○ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ○

آیات: 04 | رکوع: 01

سُوْرَةُ قُرَيْش مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ ۚ﴿۲﴾

رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ ﴿۲﴾	اٖلٰفِهِمْ	لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾
گرمی اور سردی کے سفر (سے)	انہیں مانوس کرنے (کی وجہ سے)	قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے

قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے ○ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے ○

قریش پر احسانِ الٰہی اور حکمِ عبادت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔ اہلِ عرب کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کر کے اسے آلودہ کر دیا۔ معلوم ہونے پر ابرہہ طیش میں آیا اور کعبہ معظمہ کو گرانے کی قسم کھالی۔ پھر یہ اپنے لشکر کے ساتھ جس میں بہت سے ہاتھی بھی تھے، مکۂ مکرمہ پہنچا، یہاں جب اس نے فوج کو تیاری کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی فوجیں بھیجیں جنہوں نے کنکر کے پتھروں سے ابرہہ اور اس کے لشکریوں کو مارا اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ

الَّذِيْٓ	رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾	فَلْيَعْبُدُوْا
جس نے	اس گھر کے رب (کی)	تو انہیں چاہئے کہ عبادت کریں

تو انہیں اِس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے ○ جس نے

اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۵ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ ع

مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ (1)	اٰمَنَهُمْ	وَّ	مِّنْ جُوْعٍ	اَطْعَمَهُمْ
خوف سے	امن عطا کیا انہیں	اور	بھوک سے (میں)	کھانا دیا انہیں

انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا ○

رکوع ۳۱ ۔ع

آیات:07 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انکارِ آخرت، یتیم سے بدسلوکی اور بخل کی مذمت

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ ط فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ

يَدُعُّ	الَّذِيْ	فَذٰلِكَ	بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾	يُكَذِّبُ	الَّذِيْ	اَرَءَيْتَ
دھکے دیتا ہے	(ایسا ہے) جو	پھر وہ	دین کو	جھٹلاتا ہے	(اسے) جو	کیا تم نے دیکھا

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے ○ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو

(1)...... بھوک اور خوف معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کی تعداد میں اضافے، جرائم کی شرح بڑھانے، بدامنی اور بے سکونی پھیلانے میں انتہائی خطرناک کردار ادا کرتے ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن وامان کی فضا قائم کرنے میں بہت معاون ہے۔ دینِ اسلام کے احکام اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی کہ لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، لہٰذا ان احکام پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

نماز سے غافل، ریاکار اور بخیل کے لیے وعید

الْيَتِيْمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ

الْيَتِيْمَ ۝۲	وَ	لَا يَحُضُّ	عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳	فَوَيْلٌ
یتیم (کو)	اور	وہ ترغیب نہیں دیتا	مسکین کو کھانا دینے پر	تو خرابی (ہے)

دھکے دیتا ہے ۝ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ۝ تو ان نمازیوں کے لئے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ [1]	الَّذِيْنَ	هُمْ	عَنْ صَلَاتِهِمْ	سَاهُوْنَ ۝۵ [2]	الَّذِيْنَ
(ان) نمازیوں کے لئے	جو	وہ	اپنی نماز سے	غفلت کرنے والے (ہیں)	وہ لوگ جو

خرابی ہے ۝ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ۝ وہ جو

هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷ ع

هُمْ	يُرَآءُوْنَ ۝۶ [3]	وَ	يَمْنَعُوْنَ	الْمَاعُوْنَ ۝۷
وہ	دکھاوا کرتے ہیں	اور	(مانگنے پر) منع کر دیتے ہیں	برتنے کی معمولی چیزوں (سے)

دکھاوا کرتے ہیں ۝ اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے ۝

ع ۳۲

آیات: 03 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... یہاں سے منافقوں کی عملی حالت بیان کی جارہی ہے۔

2 ...... نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض وواجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پرواہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ۔

3 ...... ریاکاری یہ ہے کہ اپنے اچھے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری کی تعریف کریں یا اسے اچھا سمجھیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطائے کوثر

نماز و قربانی کا حکم

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) فَصَلِّ لِرَبِّكَ

لِرَبِّكَ	فَصَلِّ	الْكَوْثَرَ(۱) [1]	اَعْطَیْنٰكَ	اِنَّاۤ
اپنے رب کے لئے	تو تم نماز پڑھو	بے شمار خوبیاں	ہم نے عطا کیں تمہیں	بیشک

اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ○ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو

دشمنِ رسول کے لیے وعید

وَ انْحَرْؕ(۲) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠(۳)

الْاَبْتَرُ(۳) [2]	هُوَ	شَانِئَكَ	اِنَّ	انْحَرْ(۲)	وَ
ہر خیر سے محروم (ہے)	وہی	تمہارا دشمن	بیشک	قربانی کرو	اور

اور قربانی کرو ○ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ○

آیات:06 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عبادت سے متعلق کفار سے دو ٹوک کلام

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَۙ(۲) وَ

وَ	تَعْبُدُوْنَ(۲)	مَا	لَاۤ اَعْبُدُ	الْكٰفِرُوْنَ(۱) [3]	یٰۤاَیُّهَا	قُلْ
اور	تم پوجتے ہو	(ان کی) جنہیں	میں عبادت نہیں کرتا	کافرو	اے	تم کہو

تم فرماؤ! اے کافرو! ○ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو ○ اور

1 ...... کوثر سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزند حضرت قاسم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو کفار نے یہ کہا کہ ان کی نسل ختم ہو گئی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورۂ کوثر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کا رد فرمایا۔ اس سورت کا ایک ایک لفظ بلکہ نفسِ نزول حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقامِ محبوبیت کو بیان کرتا ہے کہ آپ کے گستاخ کو جواب خود رب تعالیٰ دیتا ہے۔ 3 ...... قریش کی ایک جماعت نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ

لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا

لَاۤ	اَنۡتُمۡ	عٰبِدُوۡنَ	مَاۤ	اَعۡبُدُ ﴿۳﴾	وَ	لَاۤ	اَنَا
نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)	جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	اور	نہ	میں (اس کی)

تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ اور نہ میں

عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ

عَابِدٌ	مَّا	عَبَدۡتُّمۡ ﴿۴﴾	وَ	لَاۤ	اَنۡتُمۡ	عٰبِدُوۡنَ
عبادت کرنے والا (ہوں)	جسے	تم نے پوجا	اور	نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)

اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا ○ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو

مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾ ع

مَاۤ	اَعۡبُدُ ﴿۵﴾	لَکُمۡ	دِیۡنُکُمۡ	وَلِیَ	دِیۡنِ ﴿۶﴾
جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لئے	تمہارا دین	اور میرے لئے	میرا دین (ہے)

جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے ○

ع ۱ ۲۴

آیات:03 رکوع:01

سُوۡرَۃُ النَّصۡرِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔ کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

مددِ الٰہی اور فتح کی بشارت

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیْتَ

اِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَ	الْفَتْحُ ﴿۱﴾ [1]	وَ	رَاَیْتَ
جب	آئے گی	اللہ کی مدد	اور	فتح	اور	تم دیکھو گے

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی ○ اور تم لوگوں کو

اَلنَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ

اَلنَّاسَ	یَدْخُلُوْنَ	فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ	اَفْوَاجًا ﴿۲﴾ [2]	فَسَبِّحْ
لوگوں (کو)	وہ داخل ہورہے ہیں	اللہ کے دین میں	فوج در فوج	تو تم پاکی بیان کرو

دیکھو گے کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہورہے ہیں ○ تو اپنے رب کی

تسبیح، حمد اور استغفار کی تلقین

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع

بِحَمْدِ رَبِّكَ	وَ	اسْتَغْفِرْهُ [3]	اِنَّهٗ	كَانَ	تَوَّابًا ﴿۳﴾
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش چاہو اس سے	بیشک وہ	ہے	بہت توبہ قبول کرنے والا

تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ○

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیات:05 | رکوع:01

سُوْرَةُ اللَّهَب مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... یہاں فتح سے خاص فتح مکہ یا اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں۔

2 ...... اس آیت میں غیبی خبر دی گئی ہے۔ یہ غیبی خبر فتح مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے قبولِ اسلام کیلئے گروہ در گروہ آکر شرفِ اسلام سے بار یاب ہوئے۔ 3 ...... یہ سورت نازل ہونے کے بعد حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ" کی بہت کثرت فرمائی۔ ہمیں بھی اس کی کثرت کرنی چاہئے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم روزانہ ستر یا سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

ابو لہب اور اس کی بیوی کی ہلاکت وانجام کا بیان

ع۵/ ۳۲

تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ۝۱ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ

تَبَّتْ (1)	یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ	وَّ	تَبَّ ۝۱	مَاۤ اَغْنٰى	عَنْهُ
تباہ ہو جائیں	ابو لہب کے دونوں ہاتھ	اور	وہ تباہ ہو گیا	کوئی فائدہ نہ دیا	اس سے (اسے)

ابو لہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا ۝ اس کا مال اور اس کی کمائی

مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ؕ۝۲ سَیَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ۝۳ وَّ

مَالُهٗ	وَ	مَا	كَسَبَ ۝۲	سَیَصْلٰى	نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳	وَّ
اس کے مال (نے)	اور	جو	اس نے کمایا	عنقریب وہ داخل ہو گا	شعلوں والی آگ (میں)	اور

اس کے کچھ کام نہ آئی ۝ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا ۝ اور

امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ۝۴ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۠۝۵

امْرَاَتُهٗ	حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴	فِیْ جِیْدِهَا	حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵
اس کی بیوی	لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی (ہے)	اس کے گلے میں	کھجور کی چھال کی رسی (ہے)

اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے ۝ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے ۝

آیات: 04 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا "اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌۢ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ" اس پر ابو لہب نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اس گستاخ کو جواب دیا۔

وحدانیتِ الٰہی کا جامع بیان

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ

لَمْ يَلِدْ	الصَّمَدُ ﴿۲﴾	اَللّٰهُ	اَحَدٌ ﴿۱﴾ (1)	اللّٰهُ	هُوَ	قُلْ
نہ اس نے (کسی کو) جنم دیا	بے نیاز (ہے)	اللہ	ایک (ہے)	اللہ	وہ	تم کہو

تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے ○ اللہ بے نیاز ہے ○ نہ اس نے کسی کو جنم دیا

وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

اَحَدٌ ﴿۴﴾	كُفُوًا	لَّهٗ	لَمْ يَكُنْ	وَ	لَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾	وَ
کوئی	برابر	اس کے	نہیں ہے	اور	نہ وہ کسی سے پیدا ہوا	اور

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ○ اور کوئی اس کے برابر نہیں ○

ع ۲۷

آیات:05 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مختلف چیزوں کے شر سے پناہ الٰہی طلب کرنے کی تعلیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ

وَ	خَلَقَ ﴿۲﴾	مَا	مِنْ شَرِّ	بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾	اَعُوْذُ	قُلْ (2)
اور	اس نے پیدا کیا	جو	(اس مخلوق کے) شر سے	صبح کے رب کی	میں پناہ لیتا ہوں	تم کہو

تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ اس کی تمام مخلوق کے شر سے ○ اور

1 ...... کفار نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ رب العزت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ وہ بے نیاز اور ولادت و اولاد سے پاک ہے۔ 2 ...... لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مبارک اور ظاہری اعضاء پر اس کا اثر ہوا، البتہ

جادو کے شر سے پناہ

مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾	وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ	اِذَا	وَقَبَ ﴿۳﴾	وَ	مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
سخت اندھیری رات کے شر سے	جب	وہ چھا جائے	اور	پھونکیں مارنے والی عورتوں کے شر سے

سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے ○ اور ان عورتوں کے شر سے جو

حاسد کے شر سے پناہ

فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾	وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع

فِی الۡعُقَدِ ﴿۴﴾	وَ	مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ [1]	اِذَا	حَسَدَ ﴿۵﴾
گرہوں میں	اور	حسد کرنے والے کے شر سے	جب	وہ حسد کرے

گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں ○ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ○

ع۵ ۲۸

آیات:06 | رکوع:01

سُوۡرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے پناہ مانگنے کی تعلیم

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾			
قُلۡ	اَعُوۡذُ	بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾	مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾
تم کہو	میں پناہ لیتا ہوں	تمام لوگوں کے رب کی	(جو) سب لوگوں کا بادشاہ

تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ تمام لوگوں کا بادشاہ ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دی اور جادو کے سامان کا مقام بتایا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بھیج کر یہ سامان نکلوایا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس نازل فرمائی، ان کی برکت سے جادو کا اثر ختم ہوا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل تندرست ہو گئے۔

1 ...... حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی نعمت چھن جانے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطورِ خاص یہودی مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسد

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جن اور انسان دونوں ہی وسوسے ڈالتے ہیں ‏ ع ٦ ‏ ٢٩

اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِیْ		
اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾	مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ (1)	الَّذِیْ
تمام لوگوں کا معبود (ہے)	بار بار وسوسے ڈالنے والے ، دبک جانے والے کے شر سے	وہ جو
تمام لوگوں کا معبود ○ بار بار وسوسے ڈالنے والے ، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں) ○ وہ جو		

یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿٦﴾		
یُوَسْوِسُ	فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾	مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿٦﴾
وسوسے ڈالتا ہے	لوگوں کے دلوں میں	جنوں اور انسانوں میں سے
لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے ○ جنوں اور انسانوں میں سے ○		

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی مراد ہے اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیت مبارکہ کافی ہے۔

1 ...... وسوسے ڈالنے والے اور دبک جانے والے سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دِل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالٰی کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔